حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو دل میں اجاگر کرنے کیلئے ایک اہم مقبول
عبادت "دُرود شریف" کے دینی و دنیاوی فوائد و برکات پر ایک انمول کتاب

برکاتِ دُرود شریف
کے حیرت انگیز واقعات



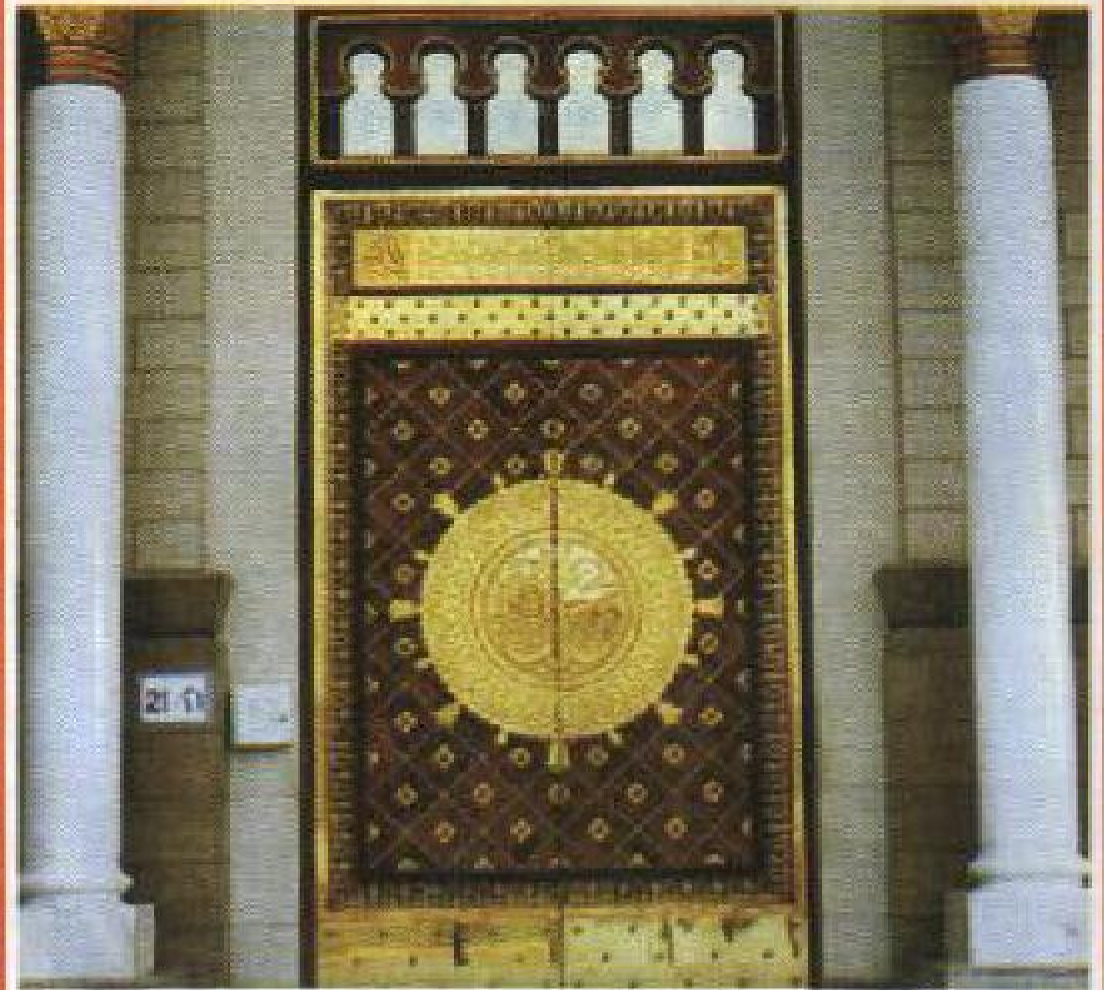
از افادات

حکیم الامت مجدد الملت حضرت تھانوی رحمہ اللہ
شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ
و دیگر اکابر حضرات

قرآن وحدیث میں دُرود شریف کی فضیلت
دُرود شریف کی تاثیر کے حیرت انگیز واقعات
دینی و دنیاوی مصائب کیلئے چہل دُرود شریف
دُرود شریف کے دینی و دنیاوی خیر و برکات
روضۂ رسول پر اکابر کی وجد آفرین حاضریاں
زیارتِ نبوی سے مشرف ہونے والے خوش نصیب

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان





بسم اللہ الرحمن الرحیم

برکاتِ دُرُود شریف

کے حیرت انگیز واقعات

عرضِ مُرتِب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ

امابعد! ہر مسلمان کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے محسن شخصیت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ انہی کے وجود کی برکت سے دین و دنیا کی تمام نعمتیں وراحتیں حاصل ہوئیں۔

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں ہاتھ میں اللہ تعالیٰ کی چمکتی ہوئی کتاب تھی اور بائیں ہاتھ میں قلب نبوت تھا جس میں اخلاق کی روشنی بھری ہوئی تھی۔ کتاب اللہ کے اندر الوہیت کا جلال بھرا ہوا تھا اگر فقط کتاب اللہ سامنے آتی پیغمبر نہ آتے تو الوہیت کا جلال مخلوق کو بھسم کر دیتا۔ مجال نہ تھی کہ کوئی اس کو سمجھ سکے اس روشنی کو قلب نبوت علی صاحبہا الصلاۃ والسلام میں اتارا گیا تو نبوت کی عبدیت کے ساتھ جب الوہیت کا نور اس پر فائز ہوا تو ٹھنڈی روشنی پیدا ہوئی جس کو انسان سہہ سکیں۔

ایسی عظیم و مبارک ہستی کے احسانات جو کہ ہمارے شمار سے ماوراء ہیں ان احسانات کا کما حقہ علم بھی ہمیں نہیں چہ جائیکہ ہم رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا بدلہ دے سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف خشک شریعت وقانون دے کر مبعوث نہیں فرمایا بلکہ اپنی ذات کے بعد ایسے مقامات ودرجات پر فائز فرمایا کہ بس یہی کہا جاسکتا ہے کہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، عظمت اور اطاعت تینوں چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ آپ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ اپنی زندگی اسوہ حسنہ کے مطابق ڈھالی جائے اور اپنے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جاگزیں کی جائے۔ یہ اطاعت ومحبت رسول کا عظیم تقاضا اور بعثت نبوت کا اولین مقصد ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بھی جزو ایمان ہے اور ایسی عظیم محسن ذات کے احسانات کا تقاضا ہے کہ جہاں آپ کی مبارک سنتوں کو عملی زندگی میں زندہ کیا جائے وہاں اپنے معمولات میں کثرت درود شریف کو بھی نمایاں اہمیت دی جائے کہ اس کی برکت وتاثیر ایسی مسلم ہے جو کہ محتاج دلیل نہیں۔

حضرات محدثین عظام رحمہم اللہ نے قلت وسائل کے باوجود ہر جگہ حدیث میں صلی اللہ علیہ وسلم کا التزام کیا اگرچہ بعض احادیث میں متعدد مرتبہ بھی اسم گرامی آتا ہے۔ لیکن انہوں نے خیر وبرکت کے حصول کے لئے اس میں فراخدلی سے کام لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرات محدثین کی خدمت حدیث کو ایسا شرف قبول بخشا کہ آج صدیاں بیت جانے کے باوجود ہر مسلمان دل وجان سے ان کی خدمات کو سراہتا ہے۔

خیر القرون سے تاہنوز اسلامی تاریخ میں ایسے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں کہ لوگ کھلی آنکھوں درود شریف کی برکات وآثار دیکھ سکتے ہیں۔

موجودہ دور میں ہمارے بزرگوں میں سے فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ نے صرف اس نیت سے احادیث مبارکہ کا مجموعہ مرتب کیا کہ متعدد بار درود شریف لکھنے اور پڑھنے کی سعادت نصیب ہوجائے۔

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ اپنی تمام تر دینی سرگرمیوں کے

باوجود جمعۃ المبارک کے دن تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے۔

آج بھی مدارس دینیہ اور خانقاہوں میں باقاعدہ درود شریف کی مجالس کا انعقاد ہوتا ہے اور عامۃ المسلمین اپنی انفرادی زندگی میں بھی حسب توفیق درود شریف کے ورد کا معمول رکھتے ہیں۔

ہر دور میں اہل علم وفضل حضرات اور بزرگان دین نے درود شریف جیسی اہم عبادت کے متعلق کتب ورسائل ترتیب دیئے ہیں اسلاف کے اسی مبارک طریقے کو دیکھتے ہوئے دل نے چاہا کہ اس مبارک موضوع پر ایک جدید کتاب مرتب کر کے اپنے لئے بھی دنیا وآخرت کی سعادت کا سامان کیا جائے۔ لہٰذا بندہ نے درود شریف کی برکات وتاثیر کے حیرت انگیز واقعات جمع کرنے شروع کئے، اس دوران جو جو مفید چیزیں سامنے آئیں انہیں بھی جزو کتاب بنادیا گیا۔ اور انہیں علیحدہ علیحدہ ابواب میں مرتب کردیا۔

اللہ تعالیٰ اس جدید مجموعہ کو شرف قبولیت سے نوازیں اور ہمیں اپنی زندگی میں احیاء سنت کے ساتھ ساتھ بکثرت درود شریف پڑھنے کی توفیق سے نوازیں کہ یہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ومحبت کا حق ہی نہیں بلکہ اہم مقبول عبادت ہونے کے ساتھ ساتھ حکم خداوندی بھی ہے اور وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کی جیتی جاگتی تفسیر کا مصداق بھی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین
وبارک وسلم تسلیما کثیراً کثیرا۔

والسلام
محمد اسحاق غفرلہ

شوال المکرم ۱۴۳۲ھ — ستمبر 2011ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

۱۳۷۰

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دَائِمًا اَبَدًا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

سراپائے اقدس

صلی اللہ علیٰ خیر خلقہ وآلہ وسلم

اے رسولِ امیںؐ ، خاتمُ المرسلیںؐ ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقیں ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

اے براہیمی و ہاشمی خوش لقب ، اے تو عالی نسب ، اے تو والا حسب
دُودمانِ قریشی کے دُرِّ ثمیں ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے ، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں ، اے ابد کے حسیں ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

بزمِ کونین پہلے سجائی گئی ، پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی
سیّدُ الاوّلیں ، سیّدُ الآخریں ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

تیرا سکہ رواں کُل جہاں میں ہُوا ، اِس زمیں میں ہُوا ، آسماں میں ہُوا
کیا عرب ، کیا عجم ، سب ہیں زیرِ نگیں ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

تیرے اَنداز میں وُسعتیں فرش کی ، تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی
تیرے انفاس میں خُلد کی یاسمیں ، تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

"سِدرَۃُ المُنتَہیٰ" رہگزر میں تری، "قابَ قوسَین" گردِ سفر میں تری
تُو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں، تجھ ساکوئی نہیں، تجھ ساکوئی نہیں

کہکشاں ضَو ترے سَرمدی تاج کی، زُلفِ تاباں حَسِیں رات معراج کی
"لَیلَۃُ القَدر" تیری مُنوّر جبیں، تجھ ساکوئی نہیں، تجھ ساکوئی نہیں

مُصطفےٰ مُجتبےٰ! تیری مدح وثنا، میرے بَس میں نہیں، دَسترس میں نہیں
دِل کو ہمت نہیں، لَب کو یارا نہیں، تجھ ساکوئی نہیں، تجھ ساکوئی نہیں

کوئی بتلائے کیسے سَراپا لکھوں، کوئی ہے! وہ کہ مَیں جس کو تجھ سا کہوں
تَوبہ توبہ! نہیں کوئی تجھ سَا نہیں، تجھ ساکوئی نہیں، تجھ ساکوئی نہیں

چار یاروں کی شانِ جلی ہے بھلی، ہیں یہ صدیقؓ، فاروقؓ، عثمانؓ، علیؓ
شاہدِ عدل ہیں یہ ترے جانشیں، تجھ ساکوئی نہیں، تجھ ساکوئی نہیں

اے سراپا نفیسِ انفسِ دوجہاں، سَرورِ دلبَراں دلبرِ عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں، تجھ ساکوئی نہیں، تجھ ساکوئی نہیں

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

فہرست عنوانات

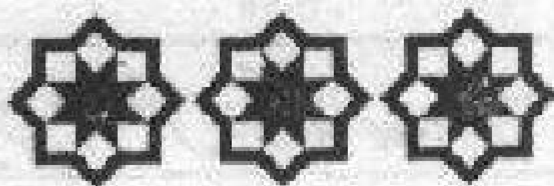
باب ۱ قرآن کریم کی تفاسیر کی روشنی میں دُرودشریف کی فضیلت واہمیت

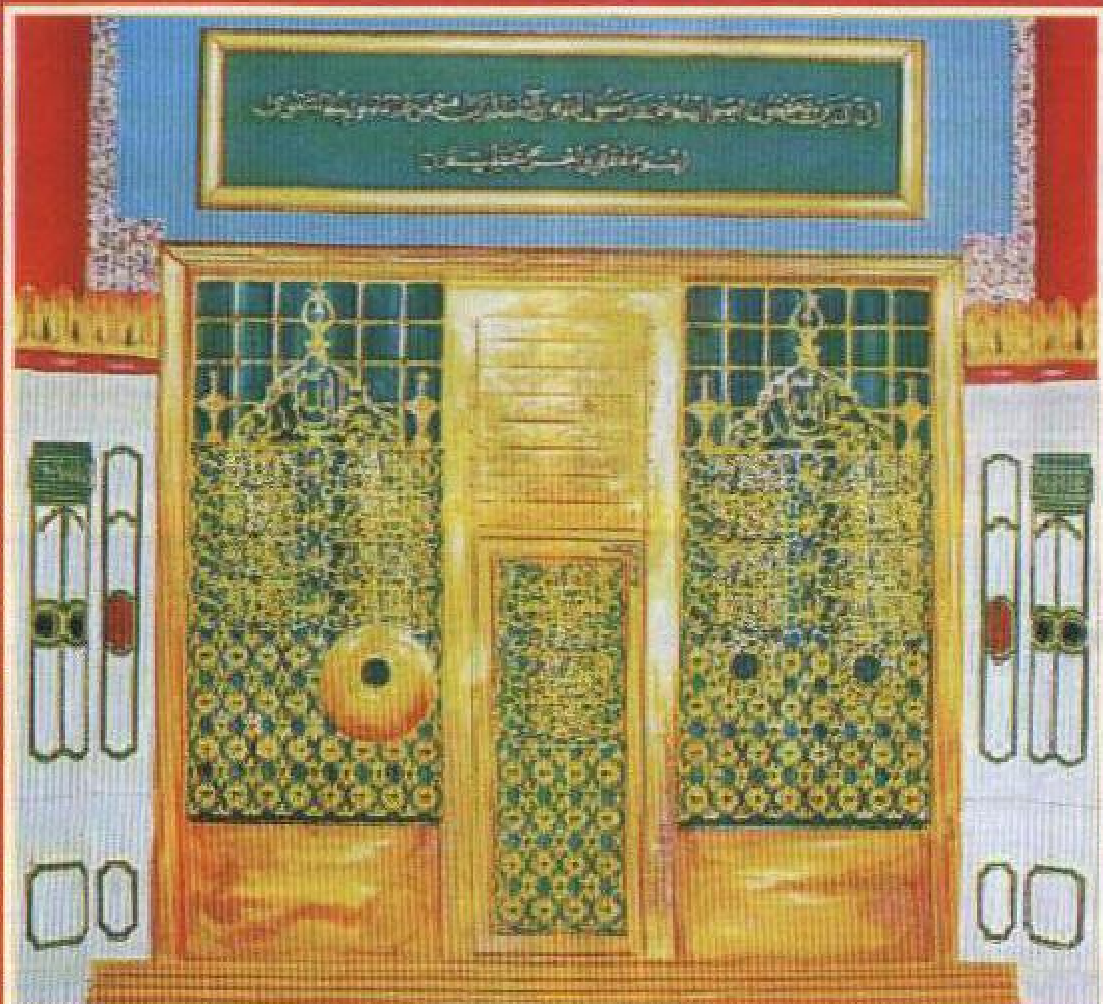
باب ۲ احادیث مبارکہ کی روشنی میں دُرود شریف کے فضائل و برکات

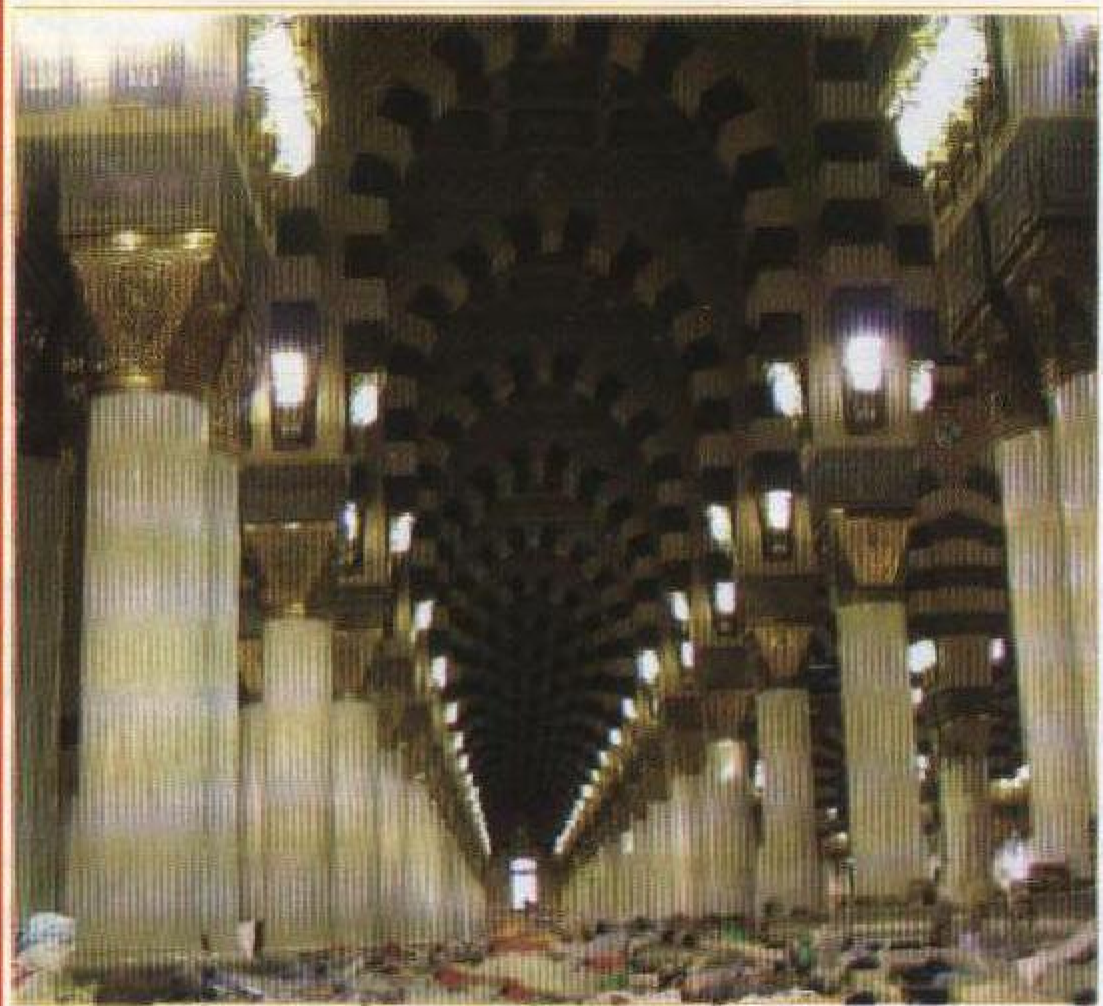
باب ۳ دُرودشریف کی برکت اور تاثیر کے حیرت انگیز واقعات

باب ۶ دُرُود شریف کی برکت سے عالم خواب میں زیارت نبوی سے مشرف ہونیوالے خوش نصیب لوگوں کے ایمان افروز واقعات

باب ۹ عشق ومحبت اور کمال ادب کی داستان اکابر کی روضہ رسول پر حاضری کے وجد آفریں واقعات



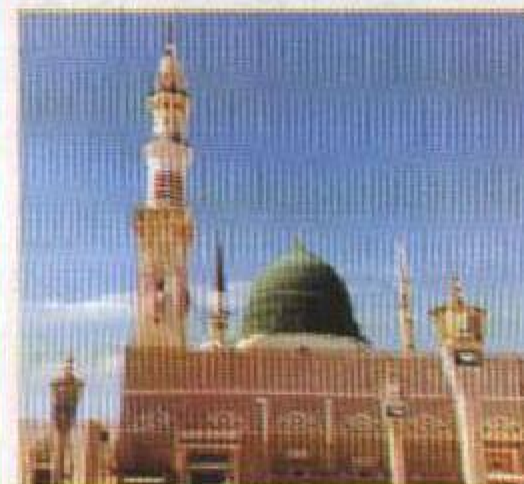




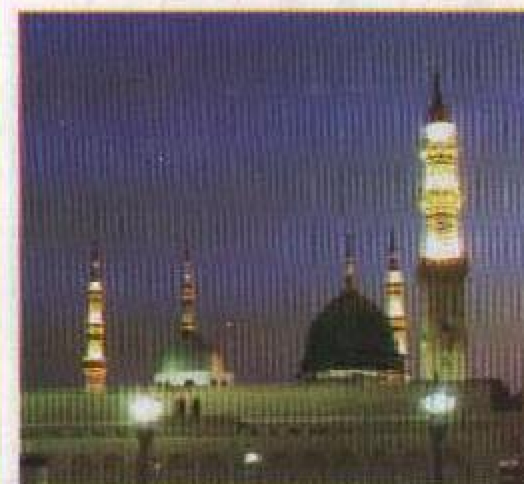




مدینہ منورہ کی ایک پرانی تصویر











باب ا

قرآنؒ کریم کی تفاسیرؒ کی روشنی میں درُودشریفؒ کی فضیلتؒ واہمیتؒ



إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

(سورہ احزاب آیت ۵۶)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

درود وسلام اور اس کا مفہوم

صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطلب ہے نبی کی ثناء تعظیم رحمت وعطوفت کے ساتھ پھر جس کی طرف صلوٰۃ منسوب ہوگی اُسی کی شان ومرتبہ کے لائق ثناء تعظیم اور رحمت وعطوفت مراد لیں گے، جیسے کہتے ہیں کہ باپ بیٹے پر، بیٹا باپ پر اور بھائی بھائی پر مہربان ہے یا ہر ایک دوسرے سے محبت کرتا ہے تو ظاہر ہے جس طرح کی محبت اور مہربانی باپ کی بیٹے پر ہے اُس نوعیت کی بیٹے کی باپ پر نہیں اور بھائی کی بھائی پر ان دونوں سے جُداگانہ ہوتی ہے۔ ایسے ہی یہاں سمجھ لو۔

اللہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجتا ہے یعنی رحمت وشفقت کے ساتھ آپ کی ثناء اور اعزاز واکرام کرتا ہے۔ اور فرشتے بھی بھیجتے ہیں، مگر ہر ایک کی صلوٰۃ اور رحمت وتکریم اپنی شان ومرتبہ کے موافق ہوگی۔

آگے مومنین کو حکم ہے کہ تم بھی صلوٰۃ رحمت بھیجو۔ اس کی حیثیت ان دونوں سے علیحدہ ہونی چاہیئے۔ علماء نے کہا کہ اللہ کی صلوٰۃ رحمت بھیجنا اور فرشتوں کی صلوٰۃ استغفار کرنا اور مومنین کی صلوٰۃ دُعا کرنا ہے۔

حدیث میں ہے کہ جب آیت نازل ہوئی صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اسلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا (یعنی نماز کے تشہد میں جو پڑھا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ صلوٰۃ کا طریقہ بھی ارشاد فرما دیجئے جو نماز میں پڑھا کریں۔ آپ نے یہ درود شریف تلقین کیا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

غرض یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے مومنین کو حکم دیا کہ تم بھی نبی پر صلوٰۃ (رحمت) بھیجو۔ نبی نے بتلا دیا کہ تمہارا بھیجنا یہ ہے کہ اللہ سے درخواست کرو کہ وہ اپنی بیش از بیش رحمتیں ابدالآباد تک نبی پر نازل فرماتا رہے کیونکہ اس کی رحمتوں کی کوئی حد ونہایت نہیں یہ بھی اللہ کی رحمت ہے کہ اس درخواست پر جو مزید رحمتیں نازل فرمائے وہ ہم عاجز وناچیز بندوں کی طرف منسوب کر دی جائیں۔ گویا ہم نے بھیجی ہیں۔ حالانکہ ہر حال میں رحمت بھیجنے والا وہ ہی اکیلا ہے کسی بندہ کی کیا طاقت تھی کہ سید الانبیاء کی بارگاہ میں اُن کے رُتبہ کے لائق تحفہ پیش کر سکتا۔

حضرت شاہ صاحب ؒ لکھتے ہیں "اللہ سے رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور اُن کے ساتھ ان کے گھرانے پر بڑی قبولیت رکھتی ہے۔ اُن پر اُن کے لائق رحمت اُترتی ہے۔

اورایک دفعہ مانگنے سے دس رحمتیں اُترتی ہیں مانگنے والے پر۔اب جس کا جتنا جی چاہے اُتنا حاصل کرلے۔(تنبیہ) صلوٰۃ علی النبی کے متعلق مزید تفصیلات ان مختصر فوائد میں نہیں سماسکتیں۔شروع حدیث میں مطالعہ کی جائیں۔اور اس باب میں شیخ شمس الدین سخاوی رحمہ کا رسالہ القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع قابل دید ہے۔ہم نے شرح صحیح مسلم میں بقدر کفایت لکھ دیا ہے فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔(تفسیر عثمانی)

صحیح بخاری شریف میں حضرت ابو العالیہ سے مروی ہے کہ خدا کا اپنے نبی پر دُرود بھیجنا اپنے فرشتوں کے سامنے آپ کی ثناء وصفت کا بیان کرنا ہے اور فرشتوں کا دُرود آپ کے لئے دعا کرنا ہے۔ابن عباسؓ فرماتے ہیں یعنی برکت کی دعا۔اکثر اہلِ علم کا قول ہے کہ خدا کا دُرود رحمت ہے فرشتوں کا دُرود استغفار ہے۔حضرت عطار رحمہ اللہ فرماتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی صلوٰۃ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ غَضَبِیْ ہے۔

دُرود بھیجنا واجب ہے یا مستحب؟

بعض کا قول ہے کہ عمر بھر میں ایک مرتبہ آپ پر دُرود واجب ہے۔پھر مستحب ہے تاکہ آیت کی تعمیل ہو جائے۔قاضی عیاضؒ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجنے کے وجوب کو بیان فرما کر اسی قول کی تائید کی ہے۔لیکن طبریؒ فرماتے ہیں کہ آیت سے تو استحباب ہی ثابت ہوتا ہے اور اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے بہت ممکن ہے کہ ان کا مطلب بھی یہی ہو کہ ایک مرتبہ واجب پھر مستحب جیسے آپ کی نبوت کی گواہی۔لیکن میں کہتا ہوں بہت سے ایسے اوقات ہیں جن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پڑھنے کا ہمیں حکم ملا ہے لیکن بعض وقت واجب ہے اور بعض جگہ واجب نہیں۔

(۱) مسند کی حدیث میں ہے جب تم اذان سُنو تو جو مؤذن کہہ رہا ہے تم بھی کہو پھر مجھ پر دُرود بھیجو،ایک کے بدلے دس دُرود اللہ تم پر بھیجے گا پھر میرے لئے وسیلہ مانگو

جو جنت کی ایک منزل ہے اور ایک ہی بندہ اس کا مستحق ہے۔مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں۔سنو جو میرے لئے وسیلہ کی دُعا کرتا ہے اس کے لئے میری شفاعت حلال ہو جاتی ہے۔پہلے دُرود کی زکوٰۃ ہونے کی حدیث میں بھی اس کا بیان آچکا ہے۔فرمان ہے کہ جو شخص دُرود بھیجے اور کہے اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اس کے لئے میری شفاعت قیامت کے دن واجب ہو جائے گی (مسند)

ابن عباسؓ سے دُعا منقول ہے اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَۃَ مُحَمَّدِ الْکُبْرٰی وَارْفَعْ دَرَجَتَہُ الْعُلْیَا وَاَعْطِہٖ سُؤْلَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی کَمَا اٰتَیْتَ اِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی عَلَیْھِمُ السَّلَامُ۔

(۲) مسجد میں جانے اور مسجد سے نکلنے کے وقت۔چنانچہ مسند میں ہے حضرت فاطمہؓ فرماتی ہیں جب آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسجد میں جاتے تو دُرود وسلام پڑھ کر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ پڑھتے۔(تفسیر ابن کثیر)

آیت دلالت کر رہی ہے کہ صلوٰۃ وسلام بھیجنا مسلمانوں پر واجب ہے خواہ عمر میں ایک ہی بار ہو۔امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا یہی قول ہے طحاوی نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ابنِ ہمام نے کہا امر کا مقتضیٰ قطعی عمر بھر میں ایک بار (تعمیل) ہے کیونکہ امر تکرار کو نہیں چاہتا اور ہم اسی کے قائل ہیں۔

آخری قعدہ میں دُرود شریف پڑھنا

بعض کا قول ہے کہ ہر نماز کے آخری قعدہ میں تشہد کے بعد دُرود پڑھنا واجب ہے امام شافعی اور امام احمد کا یہی قول ہے۔

رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ میں ہے کہ آخری تشہد میں دُرود پڑھنا امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک سنت ہے اور امام شافعی کے نزدیک فرض ہے اور مشہور ترین روایت میں امام احمد کا قول آیا ہے کہ دُرود کو ترک کرنے سے نماز نہیں ہوتی۔

ابن ہمام نے اس کو حضرت ابن مسعود کی روایت سے بیان کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ ابن جوزی نے کہا اس کی روایت میں جابر ضعیف ہے اور روایت میں اختلاف ہے کبھی موقوفاً بیان کیا ہے کبھی مرفوعاً۔

حاکم اور بیہقی نے بروایت یحییٰ بن سباق قبیلہ بنی حارث کی وساطت سے حضرت ابن مسعود کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھ چکے تو کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ حافظ ابن حجر نے کہا اس حدیث کے راوی سواء حارثی شخص کے ثقہ ہیں حارثی قابلِ نظر ہے؛

ابن ہمام نے لکھا ہے حدیث لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیَّ کو تمام اہلِ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور اگر اس کو صحیح بھی مان لیا جائے تو اس سے مراد کامل نماز کی نفی ہے (یعنی جس نے مجھ پر نماز کے اندر درُود نہیں پڑھا اس کی نماز کامل نہیں ہوئی، یا یہ مطلب ہے کہ جس نے عمر میں ایک بار بھی درُود نہیں پڑھا اس کی نماز نہیں۔

حافظ ابن حجر نے کہا اس حدیث سے زیادہ قوی حضرت فضالہ بن عبید کی حدیث ہے فضالہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں دعا کرتے سنا مگر اس نے رسول اللہ پر درُود نہیں پڑھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس نے (دعا مانگنے میں) عجلت کی پھر اس کو بلایا اور اس کو نیز دوسرے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا تم میں سے جو شخص نماز پڑھے تو پہلے اللہ کی حمد وثناء کرے پھر مجھ پر درُود بھیجے پھر جو کچھ چاہے دعا کرے۔

رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وابن خزیمہ وابن حبان والحاکم ترمذی کی روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ فضالہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر کہا اے اللہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما حضور نے فرمایا اے نماز پڑھنے والے تو نے عجلت کی جب تو نماز پڑھے اور بیٹھ جائے تو (اول) ان صفات

کے ساتھ اللہ کی حمد کر جن کا وہ مستحق ہے پھر مجھ پر درُود پڑھ پھر اللہ سے دعا کر۔

راوی کا بیان ہے پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی اور اللہ کی حمد کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود بھیجی حضور نے فرمایا اے نماز پڑھنے والے اب تو دعا کر تیری دعا قبول ہوگی رواہ الترمذی۔ ابوداؤد اور نسائی نے بھی ایسی ہی حدیث بیان کی ہے۔ میں کہتا ہوں نماز میں تشہد کے بعد رسول اللہ پر درُود پڑھنے کے وجوب پر اس طرح بھی دلیل قائم کی جا سکتی ہے کہ آیت مذکورہ میں جس درُود کا حکم دیا گیا ہے اس سے مراد نماز کے اندر درُود پڑھنا ہے جیسے آیت وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ میں تکبیر سے مراد تکبیر تحریمہ اور آیت وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ میں قیام سے مراد نماز میں کھڑا ہونا اور آیت وَاسْجُدُوْا وَارْکَعُوْا میں سجدہ اور رکوع سے مراد نماز میں سجود و رکوع اور آیت فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ میں قرأت قرآن سے مراد نماز کے اندر قرآن پڑھنا ہے کعب بن عُجرۃ کی حدیث جس کو بخاری نے نقل کیا ہے اسی پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت ابوسعید خدری کی روایت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضور سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ پر سلام (کا طریقہ) تو ہم کو معلوم ہے مگر درُود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے فرمایا کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی محمد الخ یعنی تشہد میں سلام کا طریقہ تو ہم کو معلوم ہو چکا ہے تشہد میں السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ وبرکاتہ پڑھا ہی جاتا ہے مگر درُود اس وقت کس طرح پڑھیں اس سوال کے جواب میں (نماز کے اندر) درُود پڑھنے کا طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتا دیا کہ اللھم صل علی محمد الخ پڑھا کرو۔ امت اسلامیہ نے بالاتفاق اس حدیث کو تسلیم کیا ہے اور بلا اختلاف تشہد کے بعد درُود پڑھنے کی صراحت کی ہے البتہ واجب اور سنت ہونے میں اختلاف ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس درُود کا حکم آیت مذکورہ میں دیا گیا ہے اس سے مراد تشہد کے بعد نماز کے اندر درُود پڑھنا ہے۔

ہر دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر دُرُود کے واجب ہونے کے دلائل

جو لوگ کہتے ہیں کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام آئے دُرُود پڑھنا واجب ہے انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا تذکرہ آیا ہو اور اس نے مجھ پر دُرُود نہ پڑھی ہو اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس پر رمضان آ کر گزر بھی جائے اور اس کی مغفرت نہ ہو۔ اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو کہ اس کے ماں باپ یا دونوں میں سے ایک اس کی زندگی میں بوڑھے ہو جائیں۔ اور اس شخص کے جنت میں داخلہ کا ذریعہ نہ بنیں (یعنی بیٹا بوڑھے ماں باپ کی خدمت نہ کرے اس لئے وہ ناراض رہیں اور یہ شخص جنت سے محروم ہو جائے) رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ۔

حضرت جابر بن سمرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر دُرُود نہ پڑھے اور دوزخ میں چلا جائے اللہ اس کو دور رکھے۔

حضرت ابن عباس کی مرفوع حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے (اور انہوں نے کہا) جس شخص کے سامنے آپ کا تذکرہ ہو اور وہ آپ پر دُرُود نہ پڑھے اور (اس وجہ سے) دوزخ میں داخل ہو جائے پس اللہ اس کو دور رکھے۔ یہ دونوں حدیثیں طبرانی نے نقل کی ہیں۔

ابن سنی نے حضرت جابر کی مرفوع حدیث ان الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر

دُرُود نہیں پڑھی وہ بدنصیب ہو گیا۔

حضرت علیؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر دُرُود نہ پڑھے وہ بخیل ہے۔ رواہ الترمذی۔ ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب کہا ہے امام احمد نے یہ حدیث حضرت امام حسینؓ کی روایت سے بیان کی ہے۔

طبرانی نے اچھی سند کے ساتھ حضرت امام حسین کی مرفوع روایت اس طرح بیان کی ہے جس کے سامنے میرا تذکرہ آیا اور اس سے مجھ پر دُرُود پڑھنی چھوٹ گئی اس سے جنت کا راستہ چھوٹ گیا۔ نسائی نے صحیح سند سے حضرت انس کی روایت سے بیان کیا ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اس کو چاہیئے کہ مجھ پر دُرُود پڑھے کیونکہ جو شخص مجھ پر (ایک بار) دُرُود پڑھے گا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا (یا دس بار رحمت نازل فرمائے گا)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام کی فضیلت وکیفیت

عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کا بیان ہے میری ملاقات حضرت کعب بن عجرہؓ سے ہوئی تو انہوں نے مجھ سے کہا کیا (حدیث کا) ایک تحفہ میں تم کو پیش نہ کردوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے خود سنی ہے میں نے کہا کیوں نہیں ضرور وہ تحفہ مجھے عنایت فرمائیے کعب نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو سلام کرنا تو اللہ نے ہمیں بتا دیا ہے لیکن آپ (اور آپ کے) اہل بیت پر ہم دُرُود کس طرح پڑھیں فرمایا کہو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (متفق علیہ)

مسلم کی روایت میں دونوں جگہ علٰی ابراہیم کا لفظ نہیں ہے (صرف علٰی آلِ

ابراہیم ہے) حضرت ابوحمید ساعدی راوی ہیں کہ صحابہ نے کہا رسول اللہ ہم آپ پر دُرود کیسے پڑھیں فرمایا کہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ایک بار مجھ پر دُرود پڑھے گا اللہ دس بار رحمت اس پر نازل فرمائے گا۔ رواہ مسلم۔

ایک دفعہ دُرود پر دس رحمتیں

حضرت انس راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک دُرود پڑھے گا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور دس خطائیں ساقط کرے گا اور دس درجے بلند کرے گا۔ رواہ احمد والبخاری فی الادب والنسائی والحاکم۔ حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرب کا حصول

حضرت ابن مسعود کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرود پڑھتا ہوگا۔ (رواہ الترمذی)

سلام پہنچانے والے فرشتے

حضرت ابن مسعود راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے کچھ فرشتے زمین پر گھومتے پھرتے ہیں وہ مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔ (رواہ النسائی والدارمی)

سلام کا جواب

حضرت ابوہریرہ راوی ہیں جو کوئی (جب بھی) مجھ پر سلام پڑھے گا اللہ میری روح مجھے لوٹا دے گا کہ میں سلام کا جواب دوں گا۔ (رواہ ابوداؤد والبیہقی فی الدعوات الکبیر)

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے میں نے خود سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ (کہ وہاں نماز نہ پڑھو۔ مترجم) اور نہ میری قبر کو میلہ بنانا۔ اور مجھ پر دُرود پڑھنا تمہارا دُرود مجھے پہنچے گا تم جہاں بھی ہو۔

دس رحمتوں اور دس سلامتیوں کا حصول

حضرت ابوطلحہؓ راوی ہیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اس وقت حضور کے چہرہ پر شگفتگی تھی فرمایا مجھ سے جبرئیل نے آکر کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے محمد کیا تم اس بات پر خوش نہ ہو گے کہ تمہاری امت میں سے جو کوئی تم پر دُرود پڑھے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور تمہاری امت میں سے جو کوئی آپ پر سلام پڑھے گا میں دس بار اس پر سلامتی نازل کروں گا رواہ النسائی والدارمی۔

تمام فکر دُور ہو جائیں گے

حضرت اُبی بن کعب کا بیان ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر دُرود بہت پڑھتا ہوں کتنی بار پڑھا کروں فرمایا جتنی (بھی) چاہو میں نے عرض کیا (ذکر خداوندی اور دعا کا) ایک چوتھائی (دُرود کے لئے مقرر کرلوں) فرمایا جتنا تم چاہو اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا (کل ذکر کا) آدھا حصہ (دُرود کو بنالوں فرمایا تم جتنا چاہو (کرلو لیکن) اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا میں نے عرض کیا، کیا دو تہائی فرمایا جتنا چاہو مگر زیادہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا میں نے عرض کیا، کیا میں اپنی ساری دعا آپ کے لئے کردوں فرمایا تو ایسی حالت

میں تمہارے سارے فکر دور ہو جائیں گے) کام پورے کر دیئے جائیں گے اور تمہارے گناہ ساقط کر دیئے جائیں گے۔ (رواہ الترمذی)

بھرپور بدلہ

حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو یہ بات (پسند اور) مسرور کرنے والی ہو کہ جب وہ ہم گھر والوں کے لئے دعا کرے تو اس کو بھرپور پیمانہ سے (بدلہ) دیا جائے تو اس کو اس طرح کہنا چاہیے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (رواہ ابوداؤد)

ستر رحمتیں

حضرت عبداللہ بن عمرو کا قول ہے کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ اور اس کے فرشتے ستر رحمتیں اس پر نازل کریں گے۔ (رواہ احمد)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت

حضرت رویفع کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر درود پڑھی اور کہا۔ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ اے اللہ قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا مقام قرب عنایت کر اس کے لئے میری شفاعت لازم ہوگئی۔ (رواہ احمد)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (گھر سے) برآمد ہوئے اور ایک نخلستان کے اندر پہنچے وہاں پہنچ کر آپ نے

سجدہ کیا اور اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہو گیا کہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات نہ ہوگئی ہو میں دیکھنے کے لئے (قریب گیا) آپ نے سر اٹھا کر فرمایا کیا بات ہے میں نے اپنا اندیشہ بیان کر دیا۔ فرمایا جبرئیل نے (آکر) مجھ سے کہا تھا کیا میں آپ کو یہ خوشخبری نہ سنا دوں کہ اللہ نے آپ کے (اعزاز اور خوش کرنے کے) لئے فرمایا ہے کہ جو شخص آپ پر درود پڑھے گا میں اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ پر سلام پڑھے گا میں اس کو سلامتی عطا کروں گا (رواہ احمد)

دُعاء کی قبولیت

حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا دعا آسمان و زمین کے درمیان روک لی جاتی ہے جب تک تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھو دعا کا کوئی حصہ اوپر نہیں چڑھنے پاتا۔ (رواہ الترمذی)

جتنا درُود اتنی رحمتیں

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ نے اپنے باپ کا بیان نقل کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص مجھ پر جتنی درود پڑھتا ہے فرشتے اتنی ہی اس پر رحمتیں نازل کرتے ہیں۔ اب بندہ کو اختیار ہے کم درود پڑھے یا زیادہ۔ (رواہ البغوی)

اُحد پہاڑ جتنا ثواب

حضرت علی راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اس کے لئے ایک قیراط (ثواب) لکھ دیا جاتا ہے اور ایک قیراط کوہ احد کے برابر ہوتا ہے۔ (رواہ عبدالرزاق فی الجامع بسند حسن)

صبح شام دس مرتبہ درُود

حضرت ابو درداء کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح اور شام دس دس مرتبہ درود پڑھے گا اس کو میری شفاعت مل جائے گی۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن)

روئے زمین کے تمام باشندوں کے برابر عمل

حضرت ابوبکر صدیق کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھا ایک آدمی نے آ کر سلام کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو سلام کا جواب دیا اور کشادہ روئی کے ساتھ اس کو اپنے پہلو میں بیٹھا لیا جب وہ شخص اپنا کام پورا کر کے اُٹھ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوبکر روزانہ اس شخص کا عمل باشندگان زمین کے (سارے) اعمال کے برابر اٹھایا جاتا ہے میں نے عرض کیا ایسا کیوں ہے فرمایا جب صبح ہوتی ہے تو یہ شخص دس بار مجھ پر دُرود پڑھتا ہے اور اس کا یہ دُرود ایسا ہوتا ہے جیسے ساری مخلوق کا دُرود میں نے عرض کیا وہ کیا دُرود ہے فرمایا وہ کہتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی مِنْ خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ.

گناہوں کی صفائی

حضرت ابوبکر صدیق راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پڑھنا گناہوں کو اس سے زیادہ مٹا دیتا ہے۔ جتنا پانی آگ کو (بجھاتا ہے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑھنا گردنیں (یعنی بردے) آزاد کرنے سے بھی افضل ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت (راہ خدا میں اپنا) خونِ دل دینے سے بھی افضل ہے یا فرمایا۔ راہِ خدا میں شمشیر زنی سے بھی افضل ہے۔

وتروں کی دُعاء

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں مجھے حضور نے یہ کلمات سکھائے جنہیں وتروں میں پڑھا کرتا ہوں اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ

فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّمَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ (اھل السنن)

جمعہ کو دُرود کی کثرت

نسائی کی روایت میں آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ۔ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں مسند احمد میں ہے سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے۔ اسی میں حضرت آدمؑ پیدا کیے گئے اسی میں قبض کیے گئے۔ اسی میں نفخہ ہے اسی میں بے ہوشی ہے پس تم اس دن مجھ پر بہ کثرت دُرود پڑھا کرو۔ تمہارے دُرود مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں۔ صحابہؓ نے پوچھا، آپ تو زمین میں دفنا دیئے گئے ہوں گے۔ پھر ہمارے دُرود آپ پر کیسے پیش کیے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نبیوں کے جسموں کا کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے۔ ابوداؤد، نسائی وغیرہ میں بھی یہ حدیث ہے۔ ابن ماجہ میں ہے جمعہ کے دن بہ کثرت دُرود پڑھو۔ اُس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جب کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے اُس کا دُرود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے جب تک وہ فارغ ہو۔ پوچھا گیا۔ موت کے بعد بھی؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کو گلانا سڑانا حرام کر دیا ہے نبی اللہ زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے اور اس میں انقطاع ہے۔ عبادہ بن نسی نے حضرت ابوالدرداءؓ کو پایا نہیں، واللہ اعلم بیہقی میں بھی حدیث ہے کہ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر بہ کثرت دُرود بھیجو۔ لیکن وہ بھی ضعیف ہے۔ ایک روایت میں ہے اس کا جسم زمین نہیں کھاتی، جس سے روح القدس نے کلام کیا ہو۔

ابوداؤد میں ہے جو مسلمان مجھ پر سلام پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ میری روح کو لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔

کتاب میں درود لکھنے کا ثواب

کاتب اس بات کو مستحب جانتے ہیں کہ کاتب جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ لکھے۔ ایک حدیث میں ہے جو شخص کسی کتاب میں مجھ پر درود لکھے اس کے درود کا ثواب اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک وہ کتاب رہے لیکن کئی وجہ سے یہ حدیث صحیح نہیں۔ بلکہ امام ذہبیؒ کے استاد تو اسے موضوع کہتے ہیں یہ حدیث بہت سے طریق سے مروی ہے۔ (ابن کثیر)

انبیاء علیہم السلام کے علاوہ کیلئے صلوٰۃ وسلام کا مسئلہ

کیا انبیاء علیہم السلام کے علاوہ دوسروں کے لئے بھی صلوٰۃ وسلام کا استعمال درست ہے؟

صحیح یہ ہے کہ تنہا غیر انبیاء کیلئے صحیح نہیں ہے اور تبعاً یعنی انبیاء کے ساتھ ملا کر صحیح ہے۔

جس طرح کہ محمد عزوجل کہنا مکروہ ہے باوجود یہ کہ آپ معزز اور جلیل القدر تھے اسکی وجہ یہ ہے عرف میں صلوٰۃ وسلام کا استعمال انبیاء کیلئے مخصوص کردیا گیا ہے۔ جیسے جلَّ وعَزَّ کے لفظ باری تعالیٰ کیلئے خاص کردیئے گئے ہیں۔ سورہ توبہ کی آیت وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ کی تفسیر کے ذیل میں اسکی مکمل تنقیح ہو چکی ہے۔ (تفسیر مظہری)

نبیوں کے سوا غیر نبیوں پر صلوٰۃ بھیجنا اگر تبعاً ہو تو بے شک جائز ہے جیسے حدیث میں ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ ہاں صرف غیر نبیوں پر صلوٰۃ بھیجنے میں اختلاف ہے۔ بعض تو اسے جائز بتلاتے ہیں اور دلیل میں آیت هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ الخ اور اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ اور وَصَلِّ عَلَيْهِمْ پیش کرتے ہیں اور حدیث بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کسی قوم کا صدقہ آتا تو آپ فرماتے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ چنانچہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ فرماتے ہیں جب میرے والد آپ کے پاس اپنا صدقے کا مال لائے تو آپ نے

فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى (صحیحین)۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی اور پر صلوٰۃ نہ بھیجنی چاہیے۔ ہاں مسلمان مَردوں عورتوں کے لئے دعائے مغفرت کرنی چاہیئے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خط میں لکھا کہ بعض لوگ آخرت کے اعمال سے دنیا کے جمع کرنے کی فکر میں ہیں اور بعض مولوی وعظ میں اپنے خلیفوں اور امیروں کے لئے صلوٰۃ کے وہی الفاظ بولتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تھے۔ جب تیرے پاس میرا یہ خط پہنچے تو ان سے کہہ دینا کہ صلوٰۃ صرف نبیوں کے لئے ہے اور عام مسلمانوں کے لئے اس کے سوا جو چاہیں دعا کریں۔

حضرت کعبؓ کہتے ہیں ہر صبح ستر ہزار فرشتے اُتر کر قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پر سمیٹ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دُعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور ستر ہزار رات کو آتے ہیں۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن جب آپ کی قبر مبارک شق ہوگی تو آپ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔ (فرع)

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام ایک ساتھ بھیجنے چاہئیں صرف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صرف علیہ السلام نہ کہے۔ اس آیت میں بھی دونوں ہی کا حکم ہے۔ پس اَولیٰ یہ ہے کہ یوں کہا جائے صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، میں تمہیں اللہ کو یاد دلاتا ہوں۔ دیکھو خدا کو بیچ میں رکھ کر میں تم سے کہتا ہوں کہ میرے اصحاب رضی اللہ عنہم کو میرے بعد نشانہ نہ بنا لینا۔ میری محبت کی وجہ سے ان سے بھی محبت رکھنا ان سے بُغض و بیر رکھنے والا مجھ سے دشمنی کرنے والا ہے انہیں جس نے ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دی، اور جس نے خدا کو ایذا دی یقین مانو خدا اُس کی بھوسی اُڑا

دے گا یہ حدیث ترمذی میں بھی ہے، جو لوگ ایمان داروں کی طرف ان برائیوں کو منسوب کرتے ہیں، جن سے وہ بَری ہیں وہ بڑے بہتان باز ہیں اور زبردست گناہگار ہیں۔ اس وعید میں سب سے پہلے تو کفار داخل ہیں۔ پھر رافضی شیعہ جو صحابہؓ پر عیب گیری کرتے ہیں اور خدا نے جن کی تعریفیں کی ہیں یہ انہیں بُرا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صاف فرمادیا ہے کہ وہ انصار ومہاجرین سے خوش ہے۔ قرآنِ کریم میں جگہ جگہ اُن کی مدح وستائش موجود ہے لیکن یہ بے خبر گند ذہن انہیں بُرا کہتے ہیں، ان کی مذمت کرتے ہیں اور ان میں وہ باتیں بتاتے ہیں جن سے وہ بالکل الگ ہیں۔ حق یہ ہے کہ خدا کی طرف سے اُن کے دل اندھے ہوگئے ہیں اس لئے ان کی زبانیں بھی اُلٹی چلتی ہیں۔ قابلِ مدح لوگوں کی مذمت کرتے ہیں اور مذمت والوں کی تعریفیں کرتے ہیں۔

نماز کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم فرمودہ دُعاء

صحیحین میں ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی ایسی دعا کی درخواست کی جسے وہ نماز میں پڑھیں تو آپ نے یہ دُعا تعلیم فرمائی

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْماً کَثِیْراً وَّ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

یعنی خدایا میں نے بہت سے گناہ کئے ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی انہیں معاف نہیں کرسکتا، پس تو اپنے پاس کی بخشش سے مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر، تو بڑا ہی بخشش کرنے والا مہربان ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

صلوٰۃ وسلام کا طریقہ

حضرت کعب بن عجرہؓ نے فرمایا کہ (جب یہ آیت نازل ہوئی تو) ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ (آیت میں ہمیں دو چیزوں کا حکم ہے

صلوٰۃ اور سلام۔ سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے (کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کہتے ہیں) صلوٰۃ کا طریقہ بھی بتلا دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ الفاظ کہا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

مسئلہ: اس پر بھی جمہور فقہاء کا اتفاق ہے جب کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرے یا سُنے تو اس پر درُود شریف واجب ہو جاتا ہے، کیونکہ حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت درُود شریف نہ پڑھنے پر وعید آئی ہے، جامع ترمذی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ یعنی ذلیل ہو وہ آدمی جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درُود نہ بھیجے (قال الترمذی حدیث حسن (رواہ ابن السنی باسناد جید)

اور ایک حدیث میں ارشاد ہے اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ یعنی بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درُود نہ بھیجے (رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح)

مسئلہ: اگر ایک مجلس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک بار بار آئے تو صرف ایک مرتبہ درُود پڑھنے سے واجب ادا ہوتا ہے، لیکن مستحب یہ ہے کہ جتنی بار ذکر مبارک خود کرے یا کسی سے سُنے ہر مرتبہ درُود شریف پڑھے، حضرات محدّثین سے زیادہ کون آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرسکتا ہے کہ اُن کا ہر وقت کا مشغلہ ہی حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جس میں ہر وقت یا بار بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آتا ہے، تمام ائمہ حدیث کا دستور یہی رہا ہے کہ ہر مرتبہ درُود وسلام پڑھتے اور لکھتے ہیں، تمام کتب حدیث اس پر شاہد ہیں۔ انہوں نے اس کی بھی پروا نہیں کی کہ اس تکرار صلوٰۃ وسلام سے کتاب کی ضخامت کافی بڑھ جاتی ہے

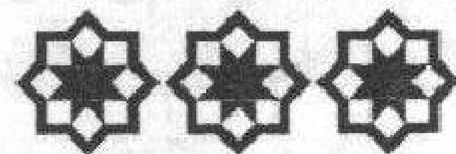
کیونکہ اکثر تو چھوٹی چھوٹی حدیثیں آتی ہیں جن میں ایک دو سطر کے بعد نامِ مبارک آتا ہے، اور بعض جگہ تو ایک سطر میں ایک سے زیادہ مرتبہ نامِ مبارک مذکور ہوتا ہے، حضرات محدثین کہیں صلوٰۃ وسلام ترک نہیں کرتے۔

مسئلہ: ذکر مبارک کے وقت افضل واعلیٰ اور مستحب تو یہی ہے کہ صلوٰۃ اور سلام دونوں پڑھے اور لکھے جائیں، لیکن اگر کوئی شخص ان میں سے ایک یعنی صرف صلوٰۃ یا صرف سلام پر اکتفاء کرے تو جمہور فقہاء کے نزدیک کوئی گناہ نہیں، شیخ الاسلام نوویؒ وغیرہ نے دونوں میں سے صرف ایک پر اکتفاء کرنا مکروہ فرمایا ہے، ابن حجر ہیثمیؒ نے فرمایا کہ ان کی مراد کراہت سے خلاف اَولیٰ ہونا ہے جس کو اصطلاح میں مکروہ تنزیہی کہا جاتا ہے، اور علماء امت کا مسلسل عمل اس پر شاہد ہے کہ وہ دونوں ہی کو جمع کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات ایک پر بھی اکتفاء کر لیتے ہیں۔

مسئلہ: لفظ صلوٰۃ انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی کے لئے استعمال کرنا جمہور علماء کے نزدیک جائز نہیں۔ (معارف مفتی اعظم)

جس مجلس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک ہو تو وہاں ایک بار واجب ہے اور اس سے زیادہ مستحب ہے۔

فائدہ: امت کی طرف سے جو صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے وہ حضور پرنورؐ کے احسان کی مکافات نہیں بلکہ ایک فقیرانہ ہدیہ ہے جو شاہ رسالت کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ دیکھو شرح کتاب الاذکار لابن علاء ص ۳۱۵ ج ۳۔ (معارف کاندھلوی)



باب ۲

احادیث مبارکہ کی روشنی میں
درود شریف کے فضائل وبرکات

چهل حدیث

متعلقہ فضائل دُرودشریف

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

1۔ جو شخص مجھ پر درُود بھیجتا ہے اس پر فرشتے درُود بھیجتے ہیں اور جس پر فرشتے درُود بھیجیں اس پر خدائے کریم درُود بھیجتا ہے اور جس پر خدائے کریم درُود بھیجے تو اس پر تو دنیا کی ہر چیز درُود بھیجتی ہے۔

2۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درُود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نگراں فرشتوں (کراماً کاتبین) کو حکم فرمادیتے ہیں کہ تین دن تک اس شخص کا کوئی گناہ (صغیرہ) نہ لکھو۔

3۔ جو شخص مجھ پر درُود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے درُود سے ایک فرشتہ پیدا فرمادیتے ہیں جس کا ایک بازو مشرق میں ہوتا ہے اور ایک مغرب میں اور اس کی گردن اور اس کا سرعرش کے نیچے ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اے خدا تو بھی اپنے بندے پر رحمت نازل فرما جب تک وہ تیرے نبی پر درُود بھیج رہا ہے۔"

4۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درُود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درُود بھیجتا ہے اور جو دس بار درُود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر سو بار درُود بھیجتا ہے اور جو سو بار درُود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر ہزار بار درُود بھیجتا ہے اور جو ہزار بار درُود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اسکو دوزخ میں عذاب نہ دے گا۔

5۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درُود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے حق میں دس نیکیاں

لکھتے ہیں اس کی دس بُرائیاں مٹادیتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کرتے ہیں۔

6۔ فرمایا کہ:۔ ایک دن (حضرت) جبریل میرے پاس آئے اور بولے کہ اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے پاس ایک ایسا مژدہ لے کر آیا ہوں جو آپ سے پہلے کسی کے پاس بھی نہیں لایا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپ کی امت میں سے جو شخص آپ پر تین بار درُود پڑھے گا تو اگر وہ کھڑا ہوگا تو بیٹھنے سے پہلے اس کی مغفرت ہوجائے گی اس وقت (آپ یہ سن کر) اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ میں گرگئے۔"

7۔ فرمایا کہ:۔"جو شخص صبح کے وقت مجھ پر دس بار درُود بھیجے گا تو اس کے چالیس سال کے (صغیرہ) گناہ مٹادیئے جائیں گے۔"

8۔ فرمایا کہ:۔"جو شخص جمعہ کی شب میں یا جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درُود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی سال کے گناہ (صغیرہ) معاف فرمادیں گے۔"

9۔ فرمایا کہ:۔"جو شخص جمعہ کی شب میں یا جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درُود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی سو ضرورتیں پوری فرماتا ہے اور اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرمادیتا ہے کہ وہ جس وقت قبر میں دفن کیا جائے تو وہ فرشتہ اس شخص کو جنت کی خوشخبری سنادے جس طرح تم لوگ اپنے کسی (باہر سے آنے والے) بھائی کے لئے تحفہ لے کر جاتے ہو۔"

10۔ فرمایا کہ:۔"جو شخص مجھ پر ایک دن میں سو بار درُود بھیجتا ہے تو اس دن اس کی سو ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں۔"

11۔ فرمایا کہ:۔"مجھ سے زیادہ قریب تم میں سے وہ شخص ہے، جو مجھ پر زیادہ درُود بھیجتا ہے۔"

12۔ فرمایا کہ:۔"جو شخص مجھ پر ہزار مرتبہ درُود پڑھ لے اسے مرنے سے پہلے ہی جنت کی خوشخبری دے دی جائے گی۔"

13۔ فرمایا کہ:۔"(حضرت) جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور بولے یا رسول اللہ جب بھی کوئی شخص آپ پر درُود شریف بھیجتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس پر درُود بھیجتے ہیں۔"

14۔ فرمایا کہ:۔"وہ دعا جو میرے درُود کے بعد ہو وہ نامقبول نہیں ہوتی

ہے۔" (یعنی ضرور قبول کر لی جاتی ہے)

15۔فرمایا کہ:۔"مجھ پر دُرود بھیجنا پل صراط کے لئے نور روشنی ہے وہ شخص دوزخ میں نہ داخل ہوگا جو مجھ پر دُرود بھیجتا ہے۔"

16۔فرمایا کہ:۔"جو شخص مجھ پر دُرود بھیجنا اپنی عبادت مقرر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیاوآخرت کی ضرورت پوری فرمادے گا۔"

17۔فرمایا کہ:۔"جو شخص مجھ پر دُرود پڑھنا بھول گیا تو جنت کا راستہ بھٹک جائے گا۔"

18۔فرمایا کہ:۔"اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہوا میں ہیں جن کے ہاتھوں میں نورانی کاغذ ہیں (وہ فرشتے) مجھ پر اور میرے اہل خانہ پر دُرود کے سوا اور کچھ نہیں لکھتے۔"

19۔فرمایا کہ:۔"اگر کوئی بندہ قیامت میں ساری دنیا والوں کی برابر نیکیاں لے کر آئے مگر اس میں مجھ پر دُرود نہ ہو تو وہ ساری نیکیاں مردود ہو جائیں گی مانی نہ جائیں گی۔"

20۔فرمایا کہ"میرا سب سے زیادہ دوست وہ ہے جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرود بھیجے۔"

21۔فرمایا کہ:۔"جس نے کسی کتاب میں مجھ پر دُرود استعمال کیا تو فرشتے اس پر برابر دُرود بھیجتے رہیں گے جب تک میرا نام کتاب میں لکھا رہے گا۔"

22۔فرمایا کہ:۔"اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (گماشتے) زمین میں گشت لگاتے رہتے ہیں جو مجھ کو میری امت کا دُرود پہنچاتے ہیں تو میں ان کے لئے مغفرت چاہتا ہوں۔"

23۔فرمایا کہ:۔"جو شخص مجھ پر دُرود بھیجے گا میں روز قیامت اسکا شفیع اور سفارشی بنوں گا اور جو مجھ پر دُرود نہ بھیجے گا تو اس سے بے تعلق ہوں۔"

24۔فرمایا کہ:۔"قیامت میں ایک جماعت کے لئے جنت کا حکم ہوگا وہ لوگ راستہ بھٹک جائیں گے (حضرات صحابہ کرامؓ) نے کہا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایسا کیوں ہوگا۔آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے (دنیا میں) میرا نام سنا اور مجھ پر دُرود نہیں بھیجا۔"

25۔فرمایا کہ:۔"ایک شخص کے حق میں دوزخ کا حکم کیا جائے گا تو میں کہوں گا اسے میزان (ترازوئے حشر) کی طرف لوٹا لاؤ تب میں ایک چیز جو (بہت چھوٹی) چیونٹی

جیسی میرے پاس ہوگی اس کے لئے ترازو میں رکھوں گا اور وہ چیز مجھ پر دُرود ہوگی پھر تو اس کی ترازو جھک جائے گی اور اعلان کر دیا جائے گا کہ فلاں شخص خوش قسمت ہو گیا۔"

26۔فرمایا کہ:۔"جس محفل میں بھی لوگ جب کبھی اکٹھے ہوئے ہوں اور مجھ پر دُرود پڑھے بغیر متفرق و منتشر ہو گئے ہوں تو یہ لوگ ان لوگوں کی طرح ہیں جو کسی میت کے پاس سے متفرق ہو گئے ہوں اور اسے غسل نہ دیا گیا ہو (جس طرح میت کے لئے غسل ضروری ہے اسی طرح ہر محفل میں دُرود پڑھنا بھی ضروری ہے) ورنہ وہ محفل اس میت کی مانند ہوگی جسے غسل نہ دیا گیا ہو۔"

27۔فرمایا کہ:۔"اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے اور اسے تمام مخلوق کے نام دے دیئے ہیں تو اب قیامت تک جب بھی کوئی شخص مجھ پر دُرود بھیجے گا تو وہ مجھے اس کے نام کے ساتھ پہنچائے گا اور وہ کہے گا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فلانی کے بیٹے فلاں شخص نے آپ پر دُرود بھیجا ہے۔" حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

28۔فرمایا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود بھیجنا گناہ کو اتنا زیادہ مٹاتا ہے کہ تختی کی روشنائی کو پانی بھی اتنا نہیں مٹاتا ہے۔"

فرمایا کہ:۔"اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میں تم سے اس سے بھی زیادہ قرب ہو جاؤں جتنا کلام زبان سے اور روح بدن سے قریب ہے تو پھر تم نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو۔"

29-30۔فرمایا کہ:۔"ایک فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے ایک شہر کو جڑ سے اکھیڑ پھینکنے کا حکم دیا جس پر اللہ تعالیٰ کو غضب آ گیا تھا مگر اس فرشتہ کو کچھ رحم آ گیا اور اس نے تعمیل حکم (شہر کو اکھیڑ پھینکنے میں جلدی نہیں کی تو اللہ تعالیٰ کو اس فرشتہ پر بھی غصہ آ گیا اور اس کے بازو توڑ دیئے۔حضرت جبریلؑ اس کے پاس سے گذرے تو اس نے اپنی تکلیف

بیان کی جبریلؑ نے اللہ تعالیٰ سے اس کے متعلق سوال کیا تو...... اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجے چنانچہ اس فرشتے نے دُرود بھیجا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا قصور معاف فرما دیا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجنے کی برکت سے اس کے بازو اسے واپس کر دیئے۔"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:۔

31۔ فرمایا "جس شخص نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر دس بار دُرود پڑھا اور دو رکعت نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس کی نماز قبول کر لی جائے گی اس کی ضرورت پوری کی جائے گی اور اس کی دعا رد نہ کی جائے گی۔"

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ پر دُرود بھیجنے کے متعلق سوال کیا تو:

32۔ آپ نے فرمایا کہ:۔ "مجھ پر دُرود بھیجو اور دعا میں خوب کوشش کرو اور (یوں) کہو" **اللھم صل علےٰ محمد وعلےٰ ال محمد**"

(مطلب یہ ہے کہ دُرود شریف میں آپ کے نام نامی کے ساتھ آل و اصحاب کو بھی شامل کر لیا جائے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

33۔ فرمایا کہ:۔ "مجھ پر دُرود بھیجتے رہا کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرود بھیجنا تمہارے حق میں زکوٰۃ ہے (اس سے تمہارے ایمان و اسلام کی صفائی ہوتی رہے گی) اور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کا سوال کرتے رہا کرو۔" جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرما رکھا ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے

34۔ فرمایا کہ:۔ "اس شخص کی نماز نہیں (مکمل) جس نے اپنے نبی صلی

اللہ علیہ وسلم پر دُرود نہ بھیجا ہو۔"

35۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔ "اس شخص کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر بھی وہ مجھ پر دُرود نہ بھیجے۔"

36۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔ "جس شخص نے دُرود بھیجنے کی صورت میں یوں کہہ دیا کہ" **جزی اللہ عنا محمداً خیراً یا جزی اللہ نبینا محمداً بما ھو اھلہ۔**"

(اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری جانب سے جزائے خیر دے یا اللہ تعالیٰ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جزا دے جو ان کی شایان شان ہو) تو اس شخص نے اپنے نامہ اعمال لکھنے والے فرشتوں کو تھکا دیا وہ اس مختصر سی دعا کی تفصیل لکھتے لکھتے تھک جائیں گے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

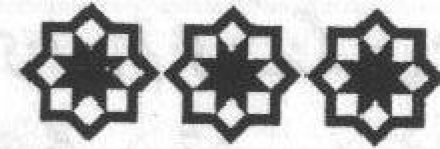
37۔ فرمایا کہ:۔ "اپنے گھروں کو قبریں نہ بنالو (جس طرح قبر میں رہنے والے عبادت نہیں کرتے اسی طرح تم بھی اپنے گھروں میں بھی) مجھ پر دُرود پڑھتے رہا کرو کیونکہ تم کو چاہئے جہاں بھی رہو۔ تمہارے دُرود مجھ تک پہنچتے رہیں۔"

38۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔ "جب بھی کوئی مجھ پر دُرود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھے لوٹا دیتے ہیں تا کہ اس کے دُرود کا جواب دوں (روح لوٹانے کا مطلب علماء نے یہ بتایا ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مشاہدہ حق میں مشغول رہتے ہیں اور دُرود کی خبر پا کر دُرود بھیجنے والے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔)

39۔ فرمایا کہ:۔ "روز قیامت تم میں سے وہ شخص میرے زیادہ قریب ہوگا جو

مجھ پر زیادہ درُود بھیجتا رہا ہوگا۔"

40۔فرمایا کہ:۔"جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ اللہ تعالےٰ سے اس حالت میں سامنا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو تو اس کو چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے درُود بھیجا کرے کیونکہ وہ شخص روزانہ پانچ سو مرتبہ مجھ پر درُود بھیجے گا تو کبھی تنگدست نہ ہوگا اس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے اس کی تمام غلطیاں معاف کردی جائیں گی اور ہمیشہ خوش وخرم رہے گا۔ اس کی دعا قبول ہوگی اس کی تمنائیں پوری ہوں گی دشمن کے خلاف اس کی مدد کی جائے گی اور وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جو جنت میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق ہوں گے۔" (بحوالہ گوہر مقصود۔ از: حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب رومی مدظلہٗ العالی) مفتی شہر آگرہ۔ ہند)



چھل حدیث

متعلق برکات درُود شریف

درُود شریف کے فضائل و برکات اتنے بے انتہا ہیں کہ انہیں شمار نہیں کیا جاسکتا جو جتنا زیادہ درُود شریف کی کثرت رکھے گا وہ بروز قیامت اتنا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت میں ہوگا۔ تاہم بعض مخصوص درُود شریف پر مخصوص اجروثواب بھی منقول ہیں۔ ذیل میں انہی درُود شریف کی خیر و برکات اور دین و دنیا کے انمول انعامات سے متعلق چھل حدیث پیش خدمت ہے اللہ تعالیٰ توفیق عمل عطا فرمائے۔

1۔صدقہ کے قائم مقام

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جسکے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو وہ یوں دعا مانگا کرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبۡدِکَ وَرَسُوۡلِکَ وَصَلِّ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ وَالۡمُسۡلِمِیۡنَ وَالۡمُسۡلِمَاتِ

بس یہ دعا اس کیلئے زکوۃ یعنی صدقہ ہونے کے قائم مقام ہے اور مومن کا پیٹ کسی خیر سے کبھی نہیں بھرتا یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے۔ (فضائل درُود شریف)

2۔ثواب کا بہت بڑا پیمانہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دُرود پڑھا کرے ہمارے گھرانے پر تو اس کا ثواب بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے دُرود پڑھا کرے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (فضائل دُرود شریف)

بہت بڑی ترازو میں وہی چیز تولی جائیگی جسکی مقدار بہت زیادہ ہوگی۔(فضائل دُرود شریف)

3۔حوض کوثر سے سیراب ہونا

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حوض سے بھرپور پیالہ پیئے وہ یہ دُرود پڑھا کرے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (انوار دُرود شریف)

4۔اسی برس کے گناہوں کی معافی

دار قطنی کی ایک روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی مرتبہ دُرود شریف پڑھے اس کے اسی سال کے گناہ معاف کیے جائیں گے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! دُرود کس طرح پڑھا جائے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ اور یہ پڑھ کر ایک انگلی بند کرے۔ انگلی بند کرنیکا مطلب یہ ہے کہ انگلیوں پر شمار کیا جائے۔(فضائل دُرود شریف)

5۔اسی برس کی عبادت کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسی مرتبہ یہ دُرود شریف پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسی سال کی عبادت کا ثواب اس کیلئے لکھا جائے گا۔(فضائل دُرود شریف)

دار قطنی کی ایک روایت میں یہ دُرود النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ تک ہے (دُرود و سلام)

6۔ہزار دن تک اجر لکھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص یہ دعا کرے۔جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهٗ

تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔

مشقت میں ڈالے گا کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔(فضائل دُرود شریف)

معجم کبیر کے حوالے سے فرشتوں کی تعداد ستر ہزار بھی آئی ہے جس سے نیکیوں میں مزید اضافہ ہو جائیگا۔

7۔جنت میں ٹھکانہ

جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ یہ دُرود شریف پڑھنے والے کو مرنے سے پہلے جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جائے گا۔دُرود شریف یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ (دُرود و سلام کا حسین مجموعہ)

8۔ جنت کے پھل

جو شخص روزانہ اس دُرودشریف کی پابندی کرے وہ جنت کے خاص پھل اور میوے کھائے گا دُرود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ (فضائل دُرودشریف)

9۔ پریشانیاں دور ہوں

یہ دُرودشریف بار بار پڑھنے سے اللہ تعالیٰ پریشانیاں دور فرما دیتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الزَّکِیِّ صَلٰوۃً تُحَلُّ بِھَا الْعُقَدُ وَتُفَکُّ بِھَا الْکُرَبُ (فضائل دُرودشریف)

10۔ عرش عظیم کے برابر ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاَ الْاَرْضِ وَمِلْاَ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (فضائل دُرودشریف)

اس دُرودشریف کے پڑھنے والے کو آسمان و زمین بھر کر اور عرش عظیم کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (فضائل دُرودشریف)

11۔ چاند کی طرح چہرہ ہونا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اس دُرودشریف کے پڑھنے والے کا چہرہ پل صراط سے گزرتے وقت چاند سے زیادہ چمکدار ہوگا۔ دُرودشریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی مِنْ صَلٰوتِکَ شَیْءٌ وَبَارِکْ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی مِنْ بَرَکَاتِکَ شَیْءٌ وَارْحَمِ النَّبِیَّ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ رَّحْمَتِکَ شَیْءٌ وَّسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی مِنْ سَلَامِکَ شَیْءٌ (فضائل دُرودشریف)

12۔ کامل دُرود

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا دُرودشریف دریافت کیا جس کو کامل دُرودشریف کہا جاسکے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دُرود تلقین فرمایا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلَیْہِ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ (فضائل دُرودشریف)

13۔ قرب خاص کا ذریعہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز ایک شخص کو اپنے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے درمیان بٹھایا' صحابہ کو اس پر تعجب ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ شخص مجھ پر دُرودشریف پڑھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ (فضائل دُرودشریف)

14۔ دعا قبول ہونا

جو شخص اذان کے وقت یہ دُرودشریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائیں گے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنْہُ رِضًی لَّا سَخَطَ بَعْدَہٗ (فضائل دُرودشریف)

15۔ مغفرت کا ذریعہ

جو شخص چھینک آنے پر یہ دُرودشریف پڑھے گا تو منجانب اللہ ایک پرندہ پیدا ہوگا جو عرش کے نیچے اپنے پر پھڑپھڑائے گا اور عرض کریگا اے اللہ اس دُرودشریف پڑھنے والے کو بخش دے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَّصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ (فضائل دُرودشریف)

16۔ دس ہزار مرتبہ کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ

اس درُود شریف کے بارے میں منقول ہے کہ یہ دس ہزار مرتبہ درُود شریف پڑھنے کے برابر ہے (فضائل درُود شریف)

دن میں ایک بار ہی یہ درُود شریف پڑھ لیا جائے تو کتنا اجر جمع کیا جا سکتا ہے۔

17۔ اولاد کو عزت ملنا

جو شخص صبح و شام سات سات مرتبہ اس درُود شریف کو پابندی سے پڑھے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کی اولاد کو باعزت رکھے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ صَلٰوۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ کَذٰلِکَ (فضائل درُود شریف)

18۔ جنت میں اپنا مقام دیکھنا

جو شخص جمعہ کے دن ہزار مرتبہ یہ درُود شریف پڑھے تو وہ اس وقت تک نہ مرے گا جب تک وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ (فضائل درُود شریف)

19۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

جو شخص خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہو۔ وہ یہ درُود شریف پڑھا کرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ (فضائل درُود شریف)

20۔ تمام اوقات میں درُود

شیخ الاسلام ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص دن اور رات میں تین تین مرتبہ یہ درُود شریف پڑھے وہ گویا رات و دن کے تمام اوقات میں درُود بھیجتا رہا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ اَوَّلِ کَلَامِنَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ اَوْسَطِ کَلَامِنَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ آخِرِ کَلَامِنَا (فضائل درُود شریف)

21۔ ساری مخلوق کے درُودوں کے برابر

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کے بارے میں فرمایا یہ جب بھی صبح اٹھتا ہے تو مجھ پر دس مرتبہ ایسا درود شریف پڑھتا ہے (جو ثواب میں) ساری مخلوق کے درُودوں کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا درُود ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (وہ) یہ درُود پڑھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ مِنْ خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ (ابن ماجہ)

22۔ تمام درودوں کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذِکْرِہٖ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ یہ درُود شریف پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سارے درُود بھیجنے کے برابر ہے۔ (درود وسلام کا حسین مجموعہ)

23۔ درُود برائے مغفرت

جو شخص یہ درُود شریف پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے بیٹھا تھا تو کھڑا ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ درُود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ (برکات درُود)

24۔ روضہ مبارک کی زیارت

جو شخص نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ۳۳، ۳۳ بار یہ درود شریف پڑھے گا تو اس شخص کی قبر کے اور روضہ اقدس کے درمیان ایک کھڑکی کھول دی جائے گی اور روضہ اقدس کی راحت نصیب ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَلِحَقِّہٖ اَدَاءً (ذریعۃ الوصول)

25۔ دنیا و آخرت کی سرخروئی

قرآن کریم کی تلاوت کے بعد جو شخص اس درود پاک کو پڑھے گا وہ دنیا و آخرت میں سرخرو رہے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَبِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا (درود وسلام کا حسین مجموعہ)

26۔ قرض کی ادائیگی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

ظہر کی نماز کے بعد یہ درود شریف سو مرتبہ پڑھنے والوں کو تین باتیں نصیب ہوں گی۔

۱۔ کبھی مقروض نہ ہوگا۔ ۲۔ اگر قرض ہوگا تو وہ ادا ہو جائے گا خواہ جتنا بھی قرض ہو۔

۳۔ قیامت کے دن اس کا کوئی حساب نہ ہوگا (فضائل درود شریف)

27۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جماعت کیساتھ حشر ہونا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کلمات کے ساتھ تین دفعہ درود پڑھے جمعہ کے دن سو دفعہ اس کیلئے تمام مخلوق رحمت بھیجے گی اور روز قیامت اس کا حشر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی

جماعت میں ہوگا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں داخل فرما دیں گے۔ وہ کلمات دعائیہ یہ ہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْہِ وَعَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ (القول البدیع)

28۔ جہنم سے حفاظت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو کوئی یہ درود پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ

وہ خواب میں میری زیارت کرے گا اور جس نے خواب میں میری زیارت کی وہ قیامت میں میری زیارت کرے گا اور جو قیامت میں مجھے دیکھے گا میں اس کی شفاعت کروں گا اور جس کی شفاعت کروں گا وہ میرے حوض کوثر سے پانی پئے گا اور اللہ جل شانہ اس کے جسم کو جہنم کی آگ پر حرام کر دیں گے۔ (القول البدیع)

29۔ افضل درود

حافظ سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام المومنین جویریہ بنت الحارث سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص حلف اٹھائے کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افضل ترین درود پڑھتا ہوں تو وہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِکَ وَبِرِضَا نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ (انوار درود شریف)

30۔ سب سے افضل درُود

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ پر درُود شریف کن الفاظ سے پڑھا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھا بیٹھے کہ میں سب سے افضل درُود پڑھوں گا تو اس درُود کے پڑھنے سے قسم پوری ہوگی۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا نصیب ہونا اتنی بڑی سعادت ہے کہ اس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ اکابر نے فرمایا ہے کہ جن اعمال واذکار پر شفاعت کا وعدہ ہے ان کو مضبوط پکڑ لینا چاہئے۔ (انوار درُود شریف)

31۔ شفاعت واجب

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ درُود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

اس کیلئے میری شفاعت واجب ہے۔

صبح وشام دس دس بار درُود شریف پڑھنے سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ (فضائل درُود شریف)

32۔ مخصوص درُود شریف پڑھنا

حدیث میں ہے کہ جو شخص سات جمعوں تک ہر جمعہ کو سات مرتبہ اس درُود کو پڑھے اس کیلئے میری شفاعت واجب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّلِحَقِّہٖ اَدَآءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَاھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَاجَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصّٰلِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ (فضائل درُود شریف)

33۔ ہر نماز کے بعد

اس دعا کو ہر نماز کے بعد پڑھنے والے کیلئے شفاعت واجب ہوجاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَعْطِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَةَ وَاجْعَلْ فِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَہٗ وَفِی الْاَعْلَیْنَ دَرَجَتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَہٗ (الحزب الاعظم بحوالہ کنز العمال)

34۔ رسول خدا کی گواہی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص درُود شریف پڑھے قیامت کے دن میں اس کیلئے گواہی دوں گا اور شفاعت کروں گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ (طبری)

35۔ بوقت اذان درود

ذریعۃ الوصول میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے کہ جو شخص اذان سننے کے بعد یہ درود پڑھے اس کیلئے میری شفاعت ثابت ہو جائیگی۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالشَّفَاعَۃَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (القول البدیع)

36۔ دعائے وسیلہ پڑھنا

بخاری شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اذان سنے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ

اس کیلئے میری شفاعت اتر جاتی ہے۔ مسلم شریف کی روایت میں آخر پر اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادُ بھی آیا ہے۔ (انوار درود شریف)

37۔ دعا قبول ہونا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص موذن کی اذان کے وقت یہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائیں گے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ النَّافِعَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنْہُ رِضًی لَا سَخَطَ بَعْدَہٗ (احمد)

38۔ مکمل درود شریف

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے ایک مرتبہ فرمایا تم نامکمل درود شریف نہ پڑھا کرو۔ پھر صحابہ کرام کے دریافت کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے یہ درود شریف تعلیم فرمایا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ (درود وسلام کا مجموعہ)

39۔ ایمان کی حفاظت

جو شخص پچاس مرتبہ دن میں اور پچاس مرتبہ رات میں اس درود شریف کا ورد رکھے گا تو اس کا ایمان جانے سے محفوظ ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ (فضائل درود شریف)

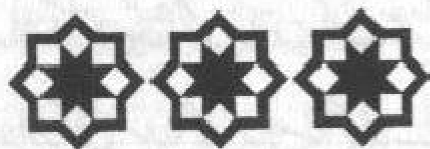
40۔ ثواب میں سب سے زیادہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

یہ درود شریف پڑھنے میں چھوٹا اور ثواب میں سب سے زیادہ ہے۔

جو شخص روزانہ پانچ سو مرتبہ اس درود شریف کو پڑھے گا تو کبھی محتاج نہ ہوگا۔ (فضائل درود شریف)

اللہ تعالیٰ ہمیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ (انوار درود شریف)



چہل حدیث مشتمل بر صیغ صلوٰۃ وسلام

1. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ.

"اے اللہ سیّدنا محمد اور آل محمد پر دُرود نازل فرما اور آپ کو ایسے ٹھکانے پر پہنچا جو تیرے نزدیک مقرب ہو۔"

2. اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ الْقَآئِمَۃِ وَالصَّلٰوۃِ النَّافِعَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّیْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَہٗ اَبَدًا.

"اے اللہ (قیامت تک) قائم رہنے والی اس پکار اور نافع نماز کے مالک دُرود نازل فرما سیّدنا محمد پر اور مجھ سے اسی طرح راضی ہو جا کہ اس کے بعد کبھی ناراض نہ ہو۔"

3. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

"اے اللہ دُرود نازل فرما سیّدنا محمد پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور دُرود نازل فرما سارے مومنین اور مومنات اور مسلمین اور مسلمات پر۔"

4. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

"اے اللہ دُرود نازل فرما محمد اور آلِ سیّدنا محمد پر اور برکت نازل فرما سیّدنا محمد اور آلِ سیّدنا محمد پر اور رحمت نازل فرما سیّدنا محمد اور آلِ سیّدنا محمد پر جیسا کہ تو نے دُرود و برکت و رحمت سیّدنا ابراہیمؑ اور آلِ سیّدنا ابراہیمؑ پر نازل فرمایا بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

5. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

"اے اللہ دُرود نازل فرما سیّدنا محمد اور آلِ سیّدنا محمد پر جس طرح تُو نے دُرود نازل فرمایا آلِ سیّدنا ابراہیمؑ پر، بیشک تُو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما سیّدنا محمد اور آلِ سیّدنا محمد پر جس طرح تُو نے سیّدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی۔ بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

6. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

"اے اللہ دُرود نازل فرما سیّدنا محمد اور آلِ سیّدنا محمد پر جیسا کہ تو نے دُرود نازل فرمایا آلِ سیّدنا ابراہیمؑ پر بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اور برکت نازل فرما سیّدنا محمد اور آلِ سیّدنا محمد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی سیّدنا ابراہیم کی اولاد پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

7. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

"اے اللہ دُرود نازل فرما سیّدنا محمد اور آلِ سیّدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جس طرح تو نے دُرود نازل فرمایا سیّدنا ابراہیمؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما سیّدنا محمد اور آلِ سیّدنا محمد پر، جس طرح تُو نے سیّدنا ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

8. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

"اے اللہ درود نازل فرما سیّدنا محمد اور آلِ سیّدنا محمد پر جیسا کہ تُو نے درود نازل فرمایا سیّدنا ابراہیمؑ اور آلِ سیّدنا ابراہیمؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اور برکت نازل فرما سیّدنا محمد اور آلِ سیّدنا محمد پر جیسا کہ تُو نے برکت نازل فرمائی، سیّدنا ابراہیم پر بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

9. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

"اے اللہ درود نازل فرما سیّدنا محمد اور آلِ سیّدنا محمد پر جس طرح تُو نے درود نازل فرمایا سیّدنا ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیّدنا محمد اور آلِ سیّدنا محمد پر جس طرح تُو نے سیّدنا ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

10. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

"اے اللہ درود نازل فرما سیّدنا محمد اور آلِ سیّدنا محمد پر جیسا کہ تُو نے درود نازل فرمایا سیّدنا ابراہیمؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ برکت نازل فرما سیّدنا محمد اور آلِ سیّدنا محمد پر جیسا کہ تُو نے سیّدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

11. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

"اے اللہ درود نازل فرما سیّدنا محمد اور آلِ سیّدنا محمد پر جس طرح تو نے آلِ سیّدنا ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا اور برکت نازل فرما سیّدنا محمد اور آلِ سیّدنا محمد پر جس طرح تُو نے سیّدنا ابراہیم کی اولاد پر برکت نازل فرمائی سارے جہانوں میں بے شک تُو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

12. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

"اے اللہ درود نازل فرما سیّدنا محمد اور آپکی ازواج مطہرات اور ذرّیات پر جس طرح تُو نے سیّدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا اور برکت نازل فرمائی۔ سیّدنا محمد اور آپکی ازواج مطہرات اور ذرّیات پر جس طرح تُو نے سیّدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بے شک تُو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

13. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

"اے اللہ درود نازل فرما سیّدنا محمد اور آپ کی ازواجِ مطہرات اور آپ کی ذرّیات پر جیسا تو نے درود نازل فرمایا آلِ ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیّدنا محمد اور آپ کی ازواجِ مطہرات اور آپ کی ذرّیات پر جیسا کہ تُو نے آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

14. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

"اے اللہ درود نازل فرما نبی اکرم سیّدنا محمد پر اور آپکی ازواجِ مطہراتؓ پر جو سارے مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپ کی ذرّیات اور آپ کے اہل بیت پر جیسا تُو نے سیّدنا ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا بیشک "تُو ستودہ صفات بزرگ ہے۔"

15. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ۔

”اے اللہ درُود نازل فرما سیّدنا محمد اور آلِ سیّدنا محمد پر جس طرح تُو نے درُود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم اور آلِ سیّدنا ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیّدنا محمد اور آلِ سیّدنا محمد پر جس طرح تُو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر اور رحمت بھیج سیّدنا محمد اور آلِ سیّدنا محمد پر جس طرح تُو نے رحمت بھیجی سیّدنا ابراہیمؑ پر اور سیّدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر۔“

16. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

”اے اللہ سیّدنا محمد اور آلِ سیّدنا محمد پر درُود نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر درُود نازل فرمایا بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ سیّدنا محمد اور سیّدنا محمد کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تُو نے سیّدنا ابراہیمؑ اور سیّدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اے اللہ رحمت بھیج سیّدنا محمد اور سیّدنا محمد کی اولاد پر جس طرح تو نے سیّدنا ابراہیمؑ اور سیّدنا ابراہیم کی اولاد پر رحمت بھیجی بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ

سیّدنا محمد اور سیّدنا محمد کی اولاد پر محبت آمیز شفقت فرما جس طرح تُو نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر محبت آمیز شفقت فرمائی۔ بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ سلام بھیج سیّدنا محمد اور سیّدنا محمد کی اولاد پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر سلام بھیجا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔“

17. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

”اے اللہ درُود نازل فرما سیّدنا محمد اور سیّدنا محمد کی آل پر اور برکت وسلام بھیج سیّدنا محمد اور سیّدنا محمد کی آل پر اور رحمت فرما سیّدنا محمد اور سیّدنا محمد کی اولاد پر جیسا تُو نے درُود برکت اور رحمت نازل فرمائی سیّدنا ابراہیمؑ اور آل سیّدنا ابراہیمؑ پر سارے جہانوں میں بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔“

18. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

”اے اللہ سیّدنا محمد اور سیّدنا محمد کی اولاد پر درُود نازل فرما جس طرح تُو نے سیّدنا حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اے اللہ سیّدنا محمد اور سیّدنا محمد کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تُو نے سیّدنا ابراہیمؑ اور سیّدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔“

یہ نماز والا مشہور درُود ہے زاد السعید میں لکھا ہے کہ یہ سب صیغوں سے بڑھ کر صحیح ہے۔ ایک ضروری بات قابلِ تنبیہ یہ ہے کہ زاد السعید کے حوالوں میں کاتب کی غلطی سے تقدم تاخر ہو گیا اس کا لحاظ رہے۔

19. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ۔

”اے اللہ اپنے بندے اور رسول سیّدنا محمد پر درُود نازل فرما جیسا کہ تُو نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر درُود نازل فرمایا اور سیّدنا محمد اور آلِ سیّدنا محمد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی۔“

20. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

”اے اللہ درُود نازل فرما نبی اُمّی سیّدنا محمد اور سیّدنا محمد کی اولاد پر جس طرح تُو نے حضرت ابراہیمؑ پر درُود نازل فرمایا۔ اور برکت نازل فرما، نبی اُمّی سیّدنا محمد پر جس طرح تُو نے حضرت ابراہیمؑ پر برکت نازل فرمائی بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔“

21. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًی وَّلَہٗ جَزَآءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَآءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَاھُوَ اَھْلُہٗ وَاَجْزِہٖ اَفْضَلَ مَاجَازَیْتَ نَبِیًّا عَنْ قَوْمِہٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصّٰلِحِیْنَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

”اے اللہ اپنے (برگزیدہ) بندے اور اپنے رسول نبی اُمّی سیّدنا محمد پر اور سیّدنا محمد کی اولاد پر درُود نازل فرما۔ اے اللہ سیّدنا محمد اور سیّدنا محمد کی اولاد پر ایسا درُود نازل فرما جو تیری رضا کا ذریعہ ہو اور حضور کے لئے پُورا بدلہ ہو اور آپ کے حق کی ادائیگی ہو اور آپ کو وسیلہ اور فضیلت اور مقام محمود جس کا تُو نے وعدہ کیا ہے عطا فرما (ان تینوں کا بیان فصل ثانی کی حدیث نمبر ے پر گذر گیا) اور حضور کو ہماری طرف سے ایسی جزا عطا فرما

جو آپ کی شانِ عالی کے لائق ہو اور آپکو ان سب سے افضل بدلہ عطا فرما جو تو نے کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اُس کی اُمت کیطرف سے عطا فرمایا اور حضور کے تمام برادران انبیاء وصالحین پر اے ارحم الراحمین درُود نازل فرما۔“

22. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

”اے اللہ درُود نازل فرما نبی اُمّی سیّدنا محمد پر اور سیّدنا محمد کی اولاد پر جیسا تُو نے درُود نازل فرمایا حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر اور برکت نازل فرما نبی اُمّی سیّدنا محمد اور سیّدنا محمد کی اولاد پر جیسا تُو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر، بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔“

23. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْنَا مَعَھُمْ اَللّٰھم بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَیْنَا مَعَھُمْ صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَصَلَوٰتُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

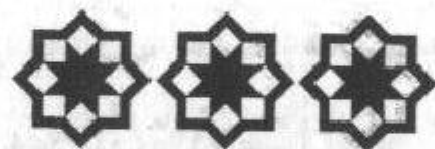
”اے اللہ درُود نازل فرما سیّدنا محمد پر اور آپ کے گھر والوں پر جیسا تُو نے حضرت ابراہیمؑ پر درُود نازل فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ ہمارے اُوپر اُن کے ساتھ درُود نازل فرما، اے اللہ برکت نازل فرما سیّدنا محمد پر اور آپ کے گھر والوں پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ ہمارے اوپر ان کے ساتھ برکت نازل فرما۔ اللہ تعالیٰ کے بکثرت درُود اور مومنین کے بکثرت درُود نبی اُمّی سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں۔“

24. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

”اے اللہ اپنے درود اور اپنی رحمت اور اپنی برکتیں سیّدنا محمد اور سیّدنا محمد کی اولاد پر (نازل) فرما جیسا تُو نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر فرمایا بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اور برکت فرما سیّدنا محمد اور سیدنا محمد کی اولاد پر جیسا تو نے برکت نازل فرمائی، حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر، بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔“

25. وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ.

”اور اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائیں نبی امّی پر۔“



صیغ السلام

26. اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ. اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

”ساری عبادات قولیہ اور عبادات بدنیہ اور عبادات مالیہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں آپ پر نازل ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک سیّدنا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

27. اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ. اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

”ساری عبادات قولیہ عبادات مالیہ عبادات بدنیہ اللہ کیلئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

28. اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ. اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

"تمام عبادات قولیہ' مالیہ' بدنیہ اللہ ہی کے لئے ہیں' اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں نازل ہوں' سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور شہادت دیتا ہوں کہ سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

29. اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ. اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

"ساری بابرکت عبادات قولیہ' عبادات بدنیہ' عبادات مالیہ اللہ کے لئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں' سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر' میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بے شک سیّدنا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

30. بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ.

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ کی توفیق سے شروع کرتا ہوں ساری عبادات قولیہ عبادات بدنیہ' عبادات مالیہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام ہو' میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک محمد

(صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے میں جنت کی درخواست کرتا ہوں اور جہنم سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔"

31. اَلتَّحِيَّاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

"پاکیزہ عبادات قولیہ' عبادات مالیہ' عبادات بدنیہ اللہ کے لئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی' اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام ہو۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک سیّدنا محمد اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔"

32. بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰةُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ.

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی کی توفیق سے جو سارے ناموں میں سب سے بہتر نام ہے۔ ساری عبادات قولیہ' عبادات مالیہ' عبادات بدنیہ اللہ کے لئے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بلاشک سیّدنا محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں آپکو حق کے ساتھ (فرمانبرداروں کے لئے) خوشخبری دینے والا (نافرمانوں کیلئے) ڈرانیوالا بنا کر بھیجا اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ قیامت آنیوالی ہے اسمیں کوئی شک نہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ کو ہدایت دے۔"

33. اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوٰتُ وَالْمُلْکُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ.

"ساری عبادات قولیہ' عبادات مالیہ اور عبادات بدنیہ اور ملک اللہ کے لئے ہے' سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔"

34. بِسْمِ اللّٰہِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰہِ الصَّلَوٰتُ لِلّٰہِ الزَّاکِيَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِيْنَ . شَهِدْتُّ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ شَهِدْتُّ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ.

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں ساری عبادات قولیہ اللہ کیلئے ہیں ساری عبادات بدنیہ اللہ کیلئے ہیں ساری پاکیزہ عبادات اللہ کیلئے ہیں سلام ہو نبی پر اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں نے اس بات کی گواہی دی کہ بلاشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں نے گواہی دی کہ بلاشک سیّدنا محمد اللہ کے رسول ہیں۔"

35. اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ الزَّاکِيَاتُ لِلّٰہِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِيْنَ.

"ساری عبادات قولیہ عبادات مالیہ عبادات بدنیہ (اور) ساری پاکیزگیاں اللہ کے لئے ہیں۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک سیّدنا محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں' سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔"

36. اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ الزَّاکِيَاتُ لِلّٰہِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِيْنَ .

"ساری عبادات قولیہ' مالیہ اور عبادات بدنیہ اور ساری پاکیزگیاں اللہ کے لئے

ہیں میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ سیّدنا محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں' سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔"

37. اَلتَّحِيَّاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِيْنَ .

"تمام عبادات قولیہ' بدنیہ اللہ کے لئے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں' سلام ہو' ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔"

38. اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰہِ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِيْنَ. اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

"تمام عبادات قولیہ' بدنیہ' مالیہ اللہ کیلئے ہیں' سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت ہو' سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ سیّدنا محمد بے شبہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

39. اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبٰتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ.

"ساری بابرکت عبادات قولیہ عبادات بدنیہ' عبادات مالیہ اللہ کیلئے ہیں سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر' میں شہادت دیتا ہوں کہ بے شبہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ بیشک سیّدنا محمد اللہ کے رسول ہیں۔"

40. بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ.

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سلام ہو اللہ کے رسول پر۔" (فضائل درود شریف)

درود شریف اہم عبادت

ہماری عبادات میں سے اہم عبادت درود شریف ہے اس کی اہمیت وفضیلت قرآن وحدیث میں بہت آئی ہے، چنانچہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

ترجمہ: یقیناً اللہ اور اسکے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی درود اور سلام بھیجو اس آیت مبارکہ میں چند باتیں ہیں جن کی طرف صراحۃً اور اشارۃً دلالت ہوتی ہے۔

(۱) درود پڑھنا ایسا مبارک فعل ہے جس کو حق تعالیٰ اور فرشتے بھی سرانجام دیتے ہیں۔

(۲) اللہ نبی پر درود بھیجتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی رحمت نبی پر برستی ہے اور اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام شفاعت، شان رسالت اور مقام نبوت کی عظمت بتانا مقصود ہے۔

(۳) آیت مبارکہ میں "یصلون" مضارع کا صیغہ ہے جو ہمیشگی پر دلالت کرتا ہے آیت کا مطلب بن جائیگا کہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں تو اے ایمان والو! تم پر تو نبی کے کثیر احسانات ہیں تو تم کو تو درود وسلام بدرجہ اولیٰ پڑھنا چاہیے۔

(۵) درود پاک ایسی عبادت ہے جس میں پہلے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کام میں بھی کرتا ہوں اے ایمان والو! تم بھی یہ کام کرو جبکہ دوسری عبادات نماز، روزہ، حج، زکوۃ

وغیرہ کا بھی حق تعالیٰ نے حکم فرمایا لیکن یہ نہیں کہا کہ یہ کام میں بھی کرتا ہوں تم بھی کرو۔

پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے پوچھنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ اے اللہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی آل پر درود بھیج اس درود ابراہیمی کی تعلیم میں بھی عجیب نکتہ ہے۔

اللہ نے ہم کو حکم دیا کہ درود بھیجو اور ہم نے اللہ ہی سے کہہ دیا کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ کہ اے اللہ تو ہی نبی پر درود بھیج، یہ بظاہر مذاق ہے کہ کوئی ہم سے کہے کہ یہ کام کرو اور ہم اس کو کہیں کہ تم ہی کرو لیکن اس میں یہ بات نہیں بلکہ ایک اور بات کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ اے اللہ نبی کی شان بہت اونچی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی شان کا اور بلندیوں کا علم ہے چنانچہ ہم دست بستہ گذارش کرتے ہیں کہ ان پر ان کی شان کے مطابق رحمتیں اور برکتیں نچھاور فرمائیں۔

اس مضمون کا حدیث مبارکہ میں بھی تذکرہ ہوا ہے۔

1۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سب سے بڑا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ درود نہ پڑھے۔ 2۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود پڑھیگا۔

3۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ کھلا ہوا تھا صحابہؓ جان گئے کہ آج کوئی اہم بات ہے، صحابہ کرامؓ کے سوال کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی جبرئیل آئے اور پیغام دے کر گئے ہیں کہ اے نبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود پڑھیگا تو حق تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے، دس گناہ معاف فرمائیں گے اور دس درجات جنت میں بلند فرمائیں گے۔

ایک صحابیؓ کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ آسمانوں میں فرشتوں کے ساتھ بیٹھے ہیں انہوں نے پوچھا کہ آپ کو یہ مقام کیسے مل گیا انہوں نے

کہا کہ میں نے دس لاکھ احادیث لکھی اور ہر ایک کے ساتھ دُرود لکھا اللہ تعالیٰ نے اس سے خوش ہو کر مجھے یہ مقام عطا فرمایا، اللہ ہم سب مسلمانوں کو محسن انسانیت پر دُرود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔ (شمارہ نمبر 44)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت

ہر مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی تمنا دل میں رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک صحابی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص اس طرح کہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (فضائل دُرود شریف)

حوض کوثر کا پانی نصیب ہو

قیامت میں پیاس کی شدت کے وقت حوض کوثر کا پانی بہت بڑی نعمت ہوگی۔ لہٰذا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حوض سے بھرپور پیالہ پیئے تو وہ یہ دُرود شریف پڑھا کرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ وَ اَھْلِ بَیْتِهٖ وَ اَصْھَارِهٖ وَ اَشْیَاعِهٖ وَ مُحِبِّیْهِ وَ اُمَّتِهٖ وَ عَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ. (فضائل دُرود شریف)

پُل صراط پر نور نصیب ہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر دُرود پڑھنا پُل صراط پر گزرنے کے وقت نور ہے۔ لہٰذا ایک تسبیح دُرود شریف کی صبح وشام ضرور پڑھنے کا اہتمام رکھیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنت میں ساتھ

کوئی مسلمان ایسا نہ ہوگا جس کے دل میں یہ خواہش پیدا نہ ہو کہ مجھے جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ نصیب ہو۔ اگر واقعی یہ خواہش ہے تو درج ذیل احادیث پر عمل کریں۔ ”جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہو اور آپ کی سنتوں پر مداومت ومواظبت کرتا ہو۔ اس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت میں اسے میرے ساتھ رہنا نصیب ہوگا۔ بخاری شریف میں ہے کہ یتیم خواہ اپنا ہو یا غیر ہو۔ اس کی کفالت سے سرکار نبوی کا ساتھ بہشت میں نصیب ہوگا۔ (تعلیم الدین)

شفاعت رسول کے طلبگار

ہر امتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا خواہشمند ہوتا ہے، بندہ کو اپنے مطالعے کی حد تک پانچ ایسے اعمال ملے ہیں جن میں شفاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت وارد ہے، حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے خلیفہ خاص حضرت اقدس حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب امرتسریؒ کا ارشاد گرامی ہے ”فرمایا جہاں جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذکر ہے ان اعمال کو اس طرح مضبوط تھام لینا چاہئے جیسے دانتوں سے خوب مضبوط پکڑا جاتا ہے (احسن السوانح ص ۲۵۱)

1۔ چالیس احادیث پہنچانا

فرمایا جس نے یاد رکھیں میری امت کے واسطے چالیس حدیثیں امت کے دین کے بارے میں تو اللہ اسے اٹھائے گا فقیہ کی حیثیت سے اور میں اس کی طرف سے شافع اور گواہ ہوں گا قیامت کے دن۔ (اربعین ولی اللّٰہی ص ۷)

اس حدیث میں امت تک چالیس حدیثیں پہنچانے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

شفاعت وارد ہے، اس فضیلت کو حاصل کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ گھر میں فضائل اعمال، اصلاحی نصاب، معارف الحدیث، منتخب احادیث جیسی کتب کی تعلیم شروع کر دی جائے، گھر کا ماحول بھی صالح ہوگا اور شفاعت کی بشارت بھی نصیب ہوگی۔

2۔ صبح وشام دس دس بار دُرود شریف پڑھنا

حضرت ابو الدرداءؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔ (فضائل دُرود شریف ۲۸)

3۔ خاص دُرود شریف پڑھنا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ دُرود شریف پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اس کیلئے میری شفاعت واجب ہے۔ (فضائل دُرود شریف ص ۲۹)

ایک اور حدیث میں نقل کیا ہے جو شخص سات جمعوں تک ہر جمعہ کو سات مرتبہ اس دُرود کو پڑھے اس کیلئے میری شفاعت واجب ہے دُرود یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِیْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُهٗ وَ اَجْزِهٗ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصَّالِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ (فضائل دُرود شریف ص ۴۷)

اگر یہ دُرود شریف حفظ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو دیکھ کر اس فضیلت کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

4۔ دعائے وسیلہ پڑھنا

بخاری شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اذان سنے (اس کے بعد) یہ دعاء

پڑھے اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ ات محمد ن الوسیلۃ و الفضیلۃ وابعثہ مقاماً محمود ن الذی و علتہ۔ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے (بعض روایات میں آخر پر انک لا تخلف المیعاد بھی آیا ہے)۔

5۔ اخلاص سے کلمہ طیبہ پڑھنا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری شفاعت کا سب سے زیادہ نفع اٹھانے والا وہ شخص ہوگا جو اپنے دل کے خلوص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہے۔ (منتخب احادیث ص ۴۵)

کم از کم ایک تسبیح کلمہ طیبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنا لیا جائے اس سے کلمے کا اخلاص بھی نصیب ہوگا اور قیامت کے دن ایسے روشن چہرہ والا اٹھے گا جیسے چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے۔

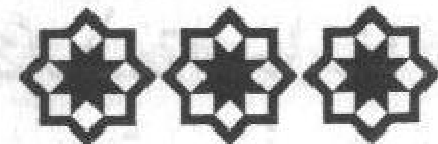
اللہ تعالیٰ ہم سب کو مذکورہ بالا پانچ اعمال کی توفیق نصیب فرمائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی دولت سے بہرہ مند فرمائے، آمین۔ (شمارہ نمبر 29)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امت محمدیہ

انس بن مالک سے منقول ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دن موسیٰ بن عمران علیہ السلام راستے میں جا رہے تھے تو جبار جل جلالہ نے پکارا یا موسیٰ، وہ دائیں بائیں متوجہ ہوئے کسی کو نہ پایا پھر دوبارہ پکارا یا موسیٰ بن عمران پھر دائیں بائیں متوجہ ہوئے پھر کسی کو نہ پایا پھر ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے پھر تیسری بار پکارا گیا یا موسیٰ بن عمران میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں انہوں نے عرض کیا: لبیک لبیک'' پھر سجدہ کے لئے گر پڑے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ بن عمران اپنا سر اٹھائیے انہوں نے اپنا سر اٹھایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ کیا تم چاہتے ہو کہ میرے

عرش کے سایہ کے نیچے رہو جس دن کہ کوئی سایہ نہ ہوگا میرے سائے کے سوا، اے موسیٰ یتیم کے لئے رحیم باپ بن جائیے اور بیوہ کے لئے شوہر کی طرح بن جائیے اے موسیٰ بن عمران رحم کریں آپ پر رحم کیا جائے گا اے موسیٰ! جیسا برتاؤ کروگے ویسا بدلہ مل جائے گا، اے موسیٰ بن عمران بنی اسرائیل کو خبر دیدیں کہ جو شخص مجھ سے اس حال میں ملا کہ وہ محمد کا انکار کرتا ہے تو میں اسے جہنم میں داخل کردوں گا چاہے وہ ابراہیم خلیل ہو یا موسیٰ کلیم انہوں نے پوچھا: محمد کون ہے؟ فرمایا: اے موسیٰ میری عزت وجلال کی قسم میں نے ان سے زیادہ مکرم ہستی پیدا نہیں کی میں نے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش میں لکھ دیا تھا آسمانوں، زمین، سورج، چاند کو تخلیق کرنے سے دو ہزار سال پہلے اور میری عزت وجلال کی قسم بلاشبہ جنت حرام ہوگی میری تمام مخلوق پر جب تک کہ محمد اور اس کی امت اس میں داخل نہ ہوجائے حضرت موسیٰ نے عرض کیا، محمد کی امت کون ہے؟ فرمایا ان کی امت حمد کرنے والی ہے وہ اللہ کی حمد کریں گے چڑھتے وقت بھی اترتے وقت بھی اور ہر حال میں وہ اپنی کمروں کو باندھتے ہوں گے اور اپنے اطراف کو پاک رکھتے ہوں گے دن کو روزہ رکھتے ہوں گے اور رات کو راہب ہوں گے میں ان سے تھوڑا سا بھی قبول کرلوں گا اور ان کو "لا الہ الا اللہ" کی شہادت دینے پر جنت میں داخل کروں گا تو حضرت موسیٰ نے فرمایا مجھے اس امت کا نبی بنادیجئے فرمایا ان کا نبی انہیں میں سے ہوگا پھر عرض کیا تو مجھے اس نبی کا امتی بنادیجئے فرمایا تم مقدم ہوئے اور وہ پیچھے آئیں گے اے موسیٰ! لیکن میں عنقریب تم کو اور اس کو دار حلال میں جمع کروں گا

(السنة لابن أبی عاصم ۱/۳۰۵ وتنزیه الشریعة ۱/۲۴۴)



باب ۳

درود شریف کے خاص فضائل

اور ضروری احکام وآداب

خاص خاص درُود کے خاص خاص فضائل

حضرت عبدالرحمٰنؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعبؓ کی ملاقات ہوئی وہ فرمانے لگے کہ میں تجھے ایک ایسا ہدیہ دوں جو میں نے حضور سے سُنا ہے میں نے عرض کیا ضرور مرحمت فرمایئے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ آپ پر درُود کن الفاظ سے پڑھا جائے یہ تو اللہ نے ہمیں بتلادیا کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح درُود پڑھا کرو۔ (اللّٰھم صل سے اخیر تک یعنی اے اللہ درُود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر جیسا کہ آپ نے درُود بھیجا حضرت ابراہیم پر اور انکی آل (اولاد) پر اے اللہ بیشک آپ ستودہ صفات اور بزرگ ہیں اے اللہ برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور انکی آل (اولاد) پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی آپ نے حضرت ابراہیم اور انکی آل (اولاد) پر بیشک آپ ستودہ صفات اور بزرگ ہیں۔ (بخاری شریف)

صحابہ کرامؓ ایک دوسرے کو کس چیز کا ہدیہ پیش کرتے تھے

ہدیہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان حضرات کے ہاں رضی اللہ عنہم اجمعین مہمانوں اور دوستوں کے لئے بجائے کھانے پینے کی چیزوں کے بہترین تحائف اور بہترین ہدیئے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف حضور کی احادیث' حضور کے حالات تھے۔ ان چیزوں کی قدر ان حضرات کے ہاں مادی چیزوں سے کہیں زیادہ تھی جیسا کہ ان کے حالات اس کے شاہد عدل ہیں۔ اسی بناء پر حضرت کعبؓ نے اس کو ہدیہ سے تعبیر کیا۔

حدیث مذکورہ کی دیگر روایات

یہ حدیث شریف بہت مشہور ہے اور حدیث کی سب کتابوں میں بہت کثرت سے ذکر کی گئی ہے اور بہت سے صحابہ کرامؓ سے مختصر اور مفصل الفاظ میں نقل کی گئی ہے۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں اس کے بہت طرق اور مختلف الفاظ نقل کئے ہیں۔ وہ ایک حدیث میں حضرت حسنؓ سے مرسلاً نقل کرتے ہیں کہ جب آیتِ شریف اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! سلام تو ہم جانتے ہیں کہ وہ کس طرح ہوتا ہے آپ ہمیں درُود شریف پڑھنے کا کس طرح حکم فرماتے ہیں تو حضور نے فرمایا کہ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِکَ وَبَرَکَاتِکَ الخ پڑھا کرو۔ دوسری حدیث میں ابو مسعودؓ بدری سے نقل کیا ہے کہ ہم حضرت سعد بن عبادہؓ کی مجلس میں تھے کہ وہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضرت بشیرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ جل شانہ' نے ہمیں درُود پڑھنے کا حکم دیا ہے پس ارشاد فرمایئے کہ کس طرح آپ پر درُود پڑھا کریں۔ حضور نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ ہم تمنا کرنے لگے کہ وہ شخص سوال ہی نہ کرتا۔ پھر حضور نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ الخ یہ روایت مسلم وابوداؤد وغیرہ میں ہے۔ اس کا مطلب یہ کہ "ہم اس کی تمنا کرنے لگے" یہ ہے کہ ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو غایت محبت اور غایت احترام کی وجہ سے جس بات کے جواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تامل ہوتا یا سکوت فرماتے تو ان کو یہ خوف ہوتا کہ یہ سوال' کہیں منشأ مبارک کے خلاف تو نہیں ہوگیا' یا یہ کہ اس کا جواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہیں تھا جس کی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تامل فرمانا پڑا۔ بعض

روایات سے اسکی تائید بھی ہوتی ہے۔ حافظ ابنِ حجرؒ نے طبری کی روایت سے یہ نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا یہانتک کہ حضور پر وحی نازل ہوئی۔ مسند احمد وابن حبان وغیرہ میں ایک اور روایت سے نقل کیا ہے کہ ایک صحابیؓ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور کے سامنے بیٹھ گئے۔ ہم لوگ مجلس میں حاضر تھے۔ ان صاحب نے سوال کیا یا رسول اللہ! سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا جب ہم نماز پڑھا کریں تو اس میں آپ پر دُرود کیسے پڑھا کریں۔ حضور نے اتنا سکوت فرمایا کہ ہم لوگوں کی یہ خواہش ہونے لگی کہ یہ شخص سوال ہی نہ کرتا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ جب نماز پڑھا کرو تو یہ درود پڑھا کرو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ۔

ایک اور روایت میں عبدالرحمٰن بن بشیرؓ سے نقل کیا ہے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ جل شانہٗ نے ہمیں صلوٰۃ وسلام کا حکم دیا ہے سلام تو ہمیں معلوم ہو گیا آپ پر دُرود کیسے پڑھا کریں تو حضور نے فرمایا یوں پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مسند احمد، ترمذی، بیہقی وغیرہ کی روایات میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب آیت شریفہ اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الاٰیۃ نازل ہوئی تو ایک صاحب نے آ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! سلام تو ہمیں معلوم ہے۔ آپ پر دُرود کیسے پڑھا کریں تو حضور نے ان کو درُود تلقین فرمایا۔

مختلف روایات میں مختلف الفاظ کی حکمت

اور بھی بہت سی روایات میں اس قسم کے مضمون ذکر کئے گئے ہیں اور دُرودوں کے الفاظ میں اختلاف بھی ہے جو اختلاف روایات میں ہوا ہی کرتا ہے جس کی مختلف وجوہ ہوتی ہیں۔ اس جگہ ظاہر یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف صحابہؓ کو مختلف الفاظ ارشاد فرمائے تا کہ کوئی لفظ خاص طور سے واجب نہ بن جائے۔ نفس دُرود شریف کا وجوب علیحدہ چیز ہے اور دُرود شریف کے کسی خاص لفظ کا وجوب علیحدہ چیز ہے کوئی خاص لفظ واجب نہیں۔

سب سے افضل دُرود شریف

یہ دُرود شریف جو اس فصل کے شروع میں نمبرا پر لکھا گیا ہے۔ یہ بخاری شریف کی روایت ہے جو سب سے زیادہ صحیح ہے اور حنفیہ کے نزدیک نماز میں اسی کا پڑھنا اولیٰ ہے جیسا کہ علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ حضرت امام محمدؒ سے سوال کیا گیا کہ حضور پر دُرود شریف کن الفاظ سے پڑھے تو انہوں نے یہی دُرود شریف ارشاد فرمایا جو فصل کے شروع میں لکھا گیا اور یہ دُرود موافق ہے جو اس کے صحیحین (بخاری و مسلم) وغیرہ میں ہے۔ علامہ شامیؒ نے یہ عبارت شرح مُنیہ سے نقل کی ہے۔ شرح منیہ کی عبارت یہ ہے کہ دُرود موافق ہے اس کے جو صحیحین میں کعب بن عجرہؓ سے نقل کیا گیا ہے انتہیٰ اور کعبؓ بن عجرہ کی یہی روایت ہے جو اُوپر گذری۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ حضرت کعبؓ وغیرہ کی حدیث سے ان الفاظ کی تعیین ہوتی ہے جو حضور نے اپنے صحابہؓ کو آیت شریفہ کے امتثال امر میں سکھائے۔ اور بھی بہت سے اکابر سے اس کا افضل ہونا نقل کیا گیا ہے۔ ایک جگہ علامہ سخاویؒ لکھتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے اس سوال پر کہ ہم لوگوں کو اللہ جل شانہٗ نے صلوٰۃ وسلام کا حکم دیا ہے تو کون سا دُرود پڑھیں۔ حضور نے یہ تعلیم فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب سے افضل ہے۔ امام نوویؒ نے اپنی کتاب روضہ میں تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ قسم کھا بیٹھے کہ میں سب سے افضل دُرود پڑھوں گا تو اس دُرود کے پڑھنے سے قسم پوری ہو جائیگی۔

چند قابل وضاحت امور

اس کے بعد اس حدیث شریف میں چند فوائد قابل ذکر ہیں۔ ا۔ اوّل یہ کہ صحابہؓ کرام کا یہ عرض کرنا کہ سلام ہم جان چکے ہیں اس سے مراد التحیات کے اندر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ ہے۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ یعنی حافظ ابنِ حجرؒ کے نزدیک یہی مطلب زیادہ ظاہر ہے۔ اوجز میں امام بیہقی سے

بھی یہی نقل کیا گیا ہے اور اسمیں بھی متعدد علماءً سے یہی مطلب نقل کیا گیا ہے۔ ۲: ایک مشہور سوال کیا جاتا ہے کہ جب کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے مثلاً یوں کہا جائے کہ فلاں شخص حاتم طائی جیسا سخی ہے تو سخاوت میں حاتم کا زیادہ سخی ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس وجہ سے اس حدیث پاک میں حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے درُود کا افضل ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اسکے بھی اوجز میں کئی جواب دیئے گئے ہیں اور حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں دس جواب دیئے ہیں۔ کوئی عالم ہوتو خود دیکھ لے، غیر عالم ہوتو کسی عالم سے دل چاہے تو دریافت کرلے۔ سب سے آسان جواب یہ ہے کہ قاعدہ اکثر یہ تو وہی ہے جو اُوپر گذرا لیکن بسا اوقات بعض مصالح سے اس کا اُلٹا ہوتا ہے جیسے قرآن پاک کے درمیان میں اللہ جل شانہ، کے نور کے متعلق ارشاد ہے مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ الآیۃ ترجمہ: اسکے نور کی مثال اس طاق کی سی ہے جسمیں چراغ ہو، اخیر آیت تک، حالانکہ اللہ جل شانہ، کے نور کو چراغوں کے نور کیساتھ کیا مناسبت۔ ۳: یہ بھی مشہور اشکال ہے کہ سارے انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کے درُود کو کیوں ذکر کیا۔ اسکے بھی اوجز میں کئی جواب دیئے گئے ہیں۔

حضرت اقدس تھانوی نور اللہ مرقدہ، نے بھی زاد السعید میں کئی جواب ارشاد فرمائے ہیں۔ زیادہ پسند یہ جواب ہے کہ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کو اللہ جل شانہ، نے اپنا خلیل قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد ہے وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا لہٰذا جو درُود اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوگا۔ وہ محبت کی لائن کا ہوگا اور محبت کی لائن کی ساری چیزیں سب سے اُونچی ہوتی ہیں۔ لہٰذا جو درُود محبت کی لائن کا ہوگا وہ یقیناً سب سے زیادہ لذیذ اور اُونچا ہوگا۔ چنانچہ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل شانہ، نے اپنا حبیب قرار دیا اور حبیب اللہ بنایا اور اسی لئے دونوں کا درُود ایک دوسرے کے مشابہ ہوا۔

مشکوٰۃ میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے قصہ نقل کیا گیا ہے کہ صحابہؓ کی ایک جماعت انبیاء کرام کا تذکرہ کررہی تھی کہ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو خلیل بنایا اور حضرت موسیٰؑ سے کلام کی اور حضرت عیسیٰ اللہ کا کلمہ اور روح ہیں اور حضرت آدمؑ کو اللہ نے اپنا صفی قرار دیا ہے۔ اتنے میں حضور تشریف لائے۔ حضور نے ارشاد فرمایا میں نے تمہاری گفتگو سُنی، بیشک ابراہیم، خلیل اللہ ہیں اور موسیٰ نجی اللہ ہیں (یعنی کلیم اللہ) اور ایسے ہی عیسیٰ اللہ کا کلمہ اور روح ہیں اور آدمؑ اللہ کے صفی ہیں لیکن بات یُوں ہے غور سے سنو کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اور اس پر کوئی فخر نہیں کرتا اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور اس جھنڈے کے نیچے آدمؑ اور سارے انبیاءؑ ہونگے اور اس پر فخر نہیں کرتا، اور قیامت کے دن سب سے پہلے میں شفاعت کرنیوالا ہوں گا اور سب سے پہلے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی وہ میں ہونگا اور اس پر بھی میں کوئی فخر نہیں کرتا، اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلوانے والا میں ہوں گا اور سب سے پہلے مَیں اور میری اُمّت کے فقراء داخل ہوں گے اور اس پر بھی کوئی فخر نہیں کرتا، اور میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرّم ہوں اوّلین اور آخرین میں اور کوئی فخر نہیں کرتا۔ اور بھی متعدد روایات سے حضور کا حبیب اللہ ہونا معلوم ہوتا ہے۔ محبت اور خلت میں جو مناسبت ہے وہ ظاہر ہے اسی لئے ایک کے درُود کو دوسرے کے درُود کے ساتھ تشبیہ دی اور چونکہ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء میں ہیں اسلئے بھی من اشبہ اباہ فما ظلم آباؤاجداد کے ساتھ مشابہت بہت ممدوح ہے۔

مشکوٰۃ کے حاشیہ پر لمعات سے اس میں ایک نکتہ بھی لکھا ہے وہ یہ کہ حبیب اللہ کا لقب سب سے اُونچا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ حبیب اللہ کا لفظ جامع ہے خلت کو بھی اور کلیم اللہ ہونے کو بھی بلکہ اُن سے زائد چیزوں کو بھی جو دیگر انبیاء کے لئے ثابت نہیں اور وہ اللہ کا محبوب ہونا ہے ایک خاص محبت کے ساتھ میں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔

بہت بڑے ثواب والا دُرودشریف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دُرود پڑھا کرے ہمارے گھرانے پر تو اس کا ثواب بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے دُرود پڑھا کرے (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سے اخیر تک) ترجمہ: اے اللہ دُرود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو نبی اُمّی ہیں اور ان کی بیویوں پر جو سارے مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپ کی آل اولاد پر اور آپ کے گھرانے پر جیسا کہ دُرود بھیجا آپ نے آلِ ابراہیم پر بیشک آپ ہی سزاوار حمد ہیں بزرگ ہیں۔ (ابوداؤد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمّی کہنے کی وجہ

نبی اُمّی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص لقب ہے اور یہ لقب آپ کا توراۃ انجیل اور تمام کتابوں میں جو آسمان سے اُتریں ذکر کیا گیا ہے (کذافی المظاہر)

آپ کو نبی اُمّی کیوں کہا جاتا ہے؟ اس میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں جن کو شروحِ حدیث مرقات وغیرہ میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔ مشہور قول یہ ہے کہ امی ان پڑھ کو کہتے ہیں کہ جو لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو اور یہ چونکہ اہم ترین معجزہ ہے کہ جو شخص لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو وہ ایسا فصیح وبلیغ قرآن پاک لوگوں کو پڑھائے غالباً اسی معجزہ کی وجہ سے کتب سابقہ میں اس لقب کو ذکر کیا گیا ہے۔

یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست　　کتب خانہ چند ملت بشست

"جو یتیم کہ اُس نے پڑھنا بھی نہ سیکھا ہو اُس نے کتنے ہی مذہبوں کے کتب خانے دھو دیئے یعنی منسوخ کر دیئے۔"

نگارمن کہ بمکتب نہ رفت وخط نہ نوشت　　بغمزہ مسئلہ آموز صدمدرس شد

"میرا محبوب جو کبھی مکتب میں بھی نہیں گیا، لکھنا بھی نہیں سیکھا وہ اپنے اشاروں سے سینکڑوں مدرسوں کا معلم بن گیا۔" (ابوداؤد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ دُرودشریف

حضرت اقدس شیخ المشائخ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ حرزثمین میں تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے ان الفاظ کے ساتھ دُرود پڑھنے کا حکم فرمایا تھا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۔ میں نے خواب میں اس دُرود شریف کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پڑھا تو حضور نے اس کو پسند فرمایا۔

بڑے پیمانے میں ناپے جانے کا مطلب

اس کا مطلب کہ بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے یہ ہے کہ عرب میں کھجوریں غلہ وغیرہ پیمانوں میں ناپ کر بیچا جاتا تھا جیسا کہ ہمارے شہروں میں یہ چیزیں وزن سے بکتی ہیں تو بہت بڑے پیمانہ کا مطلب گویا بہت بڑی ترازو ہوا اور گویا حدیث پاک کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے دُرود کا ثواب بہت بڑی ترازو میں تولا جائے اور ظاہر ہے کہ بہت بڑی ترازو میں وہی چیز تولی جائیگی جس کی مقدار بہت زیادہ ہوگی، تھوڑی مقدار بڑی ترازو میں تولی بھی نہیں جاسکتی۔ جن ترازو میں حمام کے لکڑے تولے جاتے ہوں اُن میں تھوڑی چیز وزن میں بھی نہیں آسکتی۔ پاسنگ میں رہ جائے گی۔

ملا علی قاریؒ نے اور اس سے قبل علامہ سخاویؒ نے یہ لکھا ہے کہ جو چیزیں تھوڑی مقدار میں ہوا کرتی ہیں وہ ترازوؤں میں تُلا کرتی ہیں اور جو بڑی مقداروں میں ہُوا کرتی ہیں وہ عام طور سے پیمانوں ہی میں ناپی جاتی ہیں، ترازوؤں میں ان کا آنا مشکل ہوتا ہے۔ علامہ سخاویؒ نے حضرت ابومسعودؓ سے بھی حضور کا یہی ارشاد نقل کیا ہے اور

حضرت علی کرم اللہ وجہہ' کی حدیث سے بھی یہی نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا درود بہت بڑے پیمانہ سے ماپا جائے جب وہ ہم اہل بیت پر درود بھیجے تو یوں پڑھا کرے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اور حسن بصری سے نقل کیا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض سے بھرپور پیالہ پیئے وہ یہ درود پڑھا کرے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَوْلَادِهِ وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَاَصْهَارِهِ وَاَنْصَارِهِ وَاَشْيَاعِهِ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اس حدیث کو قاضی عیاضؒ نے بھی شفا میں نقل کیا ہے

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت کا حکم

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اسلئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اسمیں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے انتقال کے بعد بھی۔ حضور نے ارشاد فرمایا ہاں انتقال کے بعد بھی' اللہ جل شانہ' نے زمین پر یہ بات حرام کردی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

وفات کے بعد بھی درود پیش ہوتا ہے

ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ' نے انبیاء کے اجساد کو زمین پر حرام کردیا۔ پس کوئی فرق نہیں ہے اُن کے لئے دونوں حالتوں یعنی زندگی اور موت میں' اور اس

حدیث پاک میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ درود روح مبارک اور بدن مبارک دونوں پر پیش ہوتا ہے اور حضور کا یہ ارشاد کہ اللہ کا نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے' سے مراد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات ہوسکتی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس سے ہر نبی مراد ہے اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اور اسی طرح حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسّلام کو بھی دیکھا جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے اور یہ حدیث کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں صحیح ہے اور رزق سے مراد رزق معنوی بھی ہوسکتا ہے اور اس میں بھی کوئی مانع نہیں کہ رزق حسّی مراد ہو اور وہی ظاہر ہے۔

دوسری روایات

علامہ سخاویؒ نے یہ حدیث بہت سے طرق سے نقل کی ہے۔ حضرت اوسؓ کے واسطہ سے حضور کا ارشاد نقل کیا ہے تمہارے افضل ترین ایام میں سے جمعہ کا دن ہے' اسی دن میں حضرت آدمؑ کی پیدائش ہوئی۔ اسی میں اُن کی وفات ہوئی اسی دن میں نفخہ (پہلا صور) اور اسی میں صعقہ (دوسرا صور) ہوگا' پس اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائیگا آپ تو (قبر میں) بوسیدہ ہوچکے ہونگے؟ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ' نے زمین پر یہ بات حرام کردی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدنوں کو کھاوے۔ حضرت ابوامامہؓ کی حدیث سے بھی حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میرے اوپر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ میری اُمّت کا درود ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے۔ پس جو شخص میرے اوپر درود پڑھنے میں سب سے زیادہ ہوگا وہ مجھ سے (قیامت کے دن) سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ یہ مضمون کہ کثرت سے درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔

حضرت ابو مسعودؓ انصاری کی حدیث سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن میرے اوپر کثرت سے دُرود بھیجا کرو اسلئے کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن مجھ پر دُرود بھیجتا ہے وہ مجھ پر فوراً پیش ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اوپر روشن رات اور روشن دن (یعنی جمعہ کے دن) میں کثرت سے دُرود بھیجا کرو۔ اسلئے کہ تمہارا دُرود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لئے دُعا اور استغفار کرتا ہوں۔ اسی طرح حضرت ابنِ عمرؓ حضرت حسن بصریؒ حضرت خالد بن معدانؒ وغیرہ سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو۔

حضرت سلیمان بن سحیمؒ اور حضرت شیبانؒ کے واقعات

سلیمان بن سحیمؒ کہتے ہیں میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ کی خدمت میں سلام کرتے ہیں کیا آپ کو اس کا پتہ چلتا ہے؟ حضور نے فرمایا ہاں! اور میں اُن کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ ابراہیم بن شیبانؒ کہتے ہیں کہ جب میں نے حج کیا اور مدینہ پاک حاضری ہوئی اور میں نے قبر اطہر کی طرف بڑھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو میں نے روضۂ اطہر سے وعلیک السلام کی آواز سُنی۔

جمعہ کے دن دُرود کی فضیلت کی وجہ

حافظ ابنِ قیمؒ سے نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن دُرود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر ساری مخلوق کی سردار ہے اس لئے اس دن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود کے ساتھ

ایک ایسی خصوصیت ہے جو اور دنوں کو نہیں اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باپ کی پشت سے اپنی ماں کی پیٹ میں اسی دن تشریف لائے تھے۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن دُرود شریف کی فضیلت حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت انس، اوس بن اوسؓ ابو امامہؓ ابو الدرداءؓ ابو مسعودؓ حضرت عمرؓ ان کے صاحبزادے عبداللہ وغیرہ حضرات رضی اللہ عنہم سے نقل کی گئی ہے جن کی روایات علامہ سخاویؒ نے نقل کی ہیں۔

اَسّی سال کے گناہ معاف

ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر دُرود پڑھنا۔ پُل صراط پر گذرنے کے وقت نور ہے اور جو شخص جمعہ کے دن اسی ۸۰ دفعہ مجھ پر دُرود بھیجے اس کے اسی ۸۰ سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

علامہ سخاویؒ نے قولِ بدیع میں اس حدیث کو متعدد روایات سے جن پر ضعف کا حکم بھی لگایا ہے نقل کیا اور صاحبِ اتحاف نے بھی شرح احیاء میں اس حدیث کو مختلف طرق سے نقل کیا ہے اور محدثین کا قاعدہ ہے ضعیف روایت بالخصوص جب کہ وہ متعدد طرق سے نقل کی جائے فضائل میں معتبر ہوتی ہے۔ غالباً اسی وجہ سے جامع الصغیر میں ابو ہریرہؓ کی اس حدیث پر حسن کی علامت لگائی ہے۔

ملّا علی قاریؒ نے شرح شفا میں جامع الصغیر کے حوالہ سے بروایت طبرانی و دار قطنی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت انسؓ کی روایت سے بھی نقل کی جاتی ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے اسی ۸۰ مرتبہ یہ دُرود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔ اسکے اسی ۸۰ سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسی سال کی عبادت کا ثواب اس کیلئے لکھا جائے گا۔ دار قطنی کی ایک روایت میں حضور کا ارشاد نقل کیا گیا

ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی ۸۰ مرتبہ دُرُود شریف پڑھے اُس کے اسی ۸۰ سال کے گناہ معاف کئے جائیں گے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! دُرُود کس طرح پڑھا جائے؟ حضور نے ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ. اور یہ پڑھ کر ایک اُنگلی بند کرلے۔ اُنگلی بند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انگلیوں پر شمار کیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انگلیوں پر گننے کی ترغیب وارد ہوئی ہے اور ارشاد ہُوا کہ انگلیوں پر گنا کرو اسلئے کہ قیامت میں ان کو گویائی دی جائیگی اور اُن سے پوچھا جائیگا ہم لوگ اپنے ہاتھوں سے سینکڑوں گناہ کرتے ہیں جب قیامت کے دن پیشی کے وقت میں ہاتھ اور انگلیاں وہ ہزار گناہ گنوائیں' جو اُن سے زندگی میں کئے گئے ہیں ان کے ساتھ کچھ نیکیاں بھی گنوائیں جو اُن سے کی گئی ہیں یا اُن سے گنی گئی ہیں۔ دار قطنی کی اس روایت کو حافظ عراقیؒ نے حسن بتلایا ہے۔ حضرت علیؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سو ۱۰۰ مرتبہ دُرُود پڑھے اس کے ساتھ قیامت کے دن ایک ایسی روشنی آئیگی کہ اگر اس روشنی کو ساری مخلوق پر تقسیم کیا جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔

حضرت سہل بن عبداللہؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ اسی ۸۰ دفعہ پڑھے اس کے اسی ۸۰ سال کے گناہ معاف ہوں۔ علامہ سخاویؒ نے ایک دوسری جگہ حضرت انسؓ کی حدیث میں حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ دُرُود بھیجے اور وہ قبول ہو جائے تو اس کے اسی ۸۰ سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے زاد السعید میں بحوالہ درمختار اصبہانی سے بھی حضرت انسؓ کی اس حدیث کو نقل فرمایا ہے۔ علامہ شامیؒ نے اس میں طویل بحث کی ہے کہ دُرُود شریف میں بھی مقبول اور غیر مقبول ہوتے ہیں یا نہیں۔

دُرُود شریف نامقبول نہیں ہوتا

شیخ ابو سلیمان دارانیؒ سے نقل کیا ہے کہ ساری عبادتوں میں مقبول اور مردود ہونے کا احتمال ہے لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر تو دُرُود شریف قبول ہی ہوتا ہے اور بعض صوفیہ سے یہی نقل کیا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کو واجب کرنیوالا دُرُود شریف

حضرت رویفعؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص اس طرح کہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

المقعد المقرب کیا ہے

دُرُود شریف کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے "اے اللہ آپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرُود بھیجئے اور ان کو قیامت کے دن ایسے مبارک ٹھکانے پر پہنچایئے جو آپ کے نزدیک مقرب ہو۔" علماء کے مقعد مقرب یعنی مقرب ٹھکانے میں مختلف اقوال ہیں۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ محتمل ہے کہ اس سے وسیلہ مراد ہو یا مقام محمود یا آپ کا عرش پر تشریف رکھنا یا آپ کا وہ مقام عالی جو سب سے اعلیٰ وارفع ہے حرز ثمین میں لکھا ہے کہ مقعد کو مقرب کے ساتھ اس لئے موصوف کیا ہے کہ جو شخص اس میں ہوتا ہے وہ مقرب ہوتا ہے اس وجہ سے گویا اس مکان ہی کو مقرب قرار دیا اور اس کے مصداق میں علاوہ ان اقوال کے جو سخاویؒ سے گذرے ہیں کرسی پر تشریف فرما ہونے کا اضافہ کیا ہے۔ ملا علی قاریؒ کہتے ہیں کہ مقعد

مقرب سے مراد مقامِ محمود ہے اس لئے کہ روایت میں "یوم القیٰمۃ" کالفظ ذکر کیا گیا ہے۔

اور بعض روایات میں "المقرب عندک فی الجنۃ" کا لفظ آیا ہے یعنی وہ ٹھکانہ جو جنت میں مقرب ہو اس بناء پر اس سے مراد وسیلہ ہوگا جو جنت کے درجات میں سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دو مقام علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ایک مقام تو وہ ہے جب کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کے میدان میں عرشِ معلیٰ کے دائیں جانب ہوں گے جس پر اوّلین وآخرین سب کو رشک ہوگا اور دوسرا آپ کا مقام جنت میں جس کے اُوپر کوئی درجہ نہیں۔

بخاری شریف کی ایک بہت طویل حدیث میں جسمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت طویل خواب جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ، جنت وغیرہ اور زنا کار، سود خوار وغیرہ لوگوں کے ٹھکانے دیکھے اس کے اخیر میں ہے کہ پھر وہ دونوں فرشتے مجھے ایک گھر میں لے گئے جس سے زیادہ حسین اور بہتر مکان میں نے نہیں دیکھا تھا، اس میں بہت سے بوڑھے اور جوان عورتیں اور بچے تھے اس کے بعد وہاں سے نکال کر مجھے وہ ایک درخت پر لے گئے وہاں ایک مکان پہلے سے بھی بڑھیا تھا۔ میرے پوچھنے پر اُنہوں نے بتایا کہ پہلا مکان عام مسلمانوں کا ہے اور یہ شہداء کا۔ اسکے بعد انہوں نے کہا ذرا اُوپر سر اٹھایئے تو میں نے سر اُٹھا کر دیکھا تو ایک اَبر سا نظر آیا۔ میں نے کہا کہ میں اسکو بھی دیکھ لوں۔ ان دونوں فرشتوں نے کہا کہ ابھی آپ کی عمر باقی ہے جب پوری ہو جائیگی جب آپ اس میں تشریف لے جائیں گے۔

اللہ اللہ لوٹ کی جائے ہے

دُرود شریف کی مختلف احادیث میں مختلف الفاظ پر شفاعت واجب ہونے کا وعدہ کسی قیدی یا مجرم کو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ حاکم کے یہاں فلاں شخص کا اثر ہے اور اس کی سفارش حاکم کے یہاں بڑی وقیع ہوتی ہے تو اس سفارشی کی خوشامد میں کتنی دوڑ

دھوپ کی جاتی ہے۔ ہم میں سے کونسا ایسا ہے جو بڑے سے بڑے گناہ کا مجرم نہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جیسا سفارشی جو اللہ کا حبیب سارے رسولوں اور تمام مخلوق کا سردار، وہ کیسی آسان چیز پر اپنی سفارش کا وعدہ اور وعدہ بھی ایسا مؤکد فرماتے ہیں کہ مجھ پر اس کی سفارش واجب ہے۔ پھر بھی اگر کوئی شخص اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو کس قدر خسارہ کی بات ہے۔ لغویات میں اوقات ضائع کرتے ہیں، فضول باتوں بلکہ غیبت وغیرہ گناہوں میں قیمتی اوقات کو برباد کرتے ہیں۔ ان اوقات کو دُرود شریف میں اگر خرچ کیا جائے تو کتنے فوائد حاصل ہوں۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

وہ دُرود جس کا ثواب ستر فرشتے ہزار دِن تک لکھتے رہتے ہیں

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ حضور کا ارشاد نقل فرماتے ہیں جو شخص یہ دُعا کرے جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ ترجمہ: اللہ جل شانہٗ جزا دے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہم لوگوں کی طرف سے جس بدلے کے وہ مستحق ہیں۔ "تو اس کا ثواب ستر ۷۰ فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے گا۔ (طبرانی)

نزہۃ المجالس میں بروایت طبرانی حضرت جابر کی حدیث سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح وشام یہ دُرود پڑھا کرے اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاهُوَ اَهْلُهٗ وہ اس کا ثواب لکھنے والوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے رکھے گا۔ مشقت میں ڈالے گا کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔ بعض علماء نے "جس بدلے کے وہ مستحق ہیں" کی جگہ "جو بدلہ اللہ کی شان کے مناسب ہے" لکھا ہے، یعنی جتنا بدلہ عطا کرنا تیری شایانِ شان ہو وہ عطا فرما اور اللہ

تعالیٰ کی شان کے مناسب بالخصوص اپنے محبوب کیلئے ظاہر ہے کہ بے انتہاء ہوگا۔

حضرت حسن بصریؒ سے ایک طویل دُرود شریف کے ذیل میں نقل کیا گیا ہے کہ وہ اپنے دُرود شریف میں یہ الفاظ بھی پڑھا رتے تھے۔ وَاَجْزِهٖ عَنَّا خَیْرَ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِهٖ "اے اللہ حضور کو ہماری طرف سے اس سے زیادہ بہتر بدلہ عطا فرمایئے جتنا کسی نبی کو اس کی اُمت کی طرف سے عطا فرمایا۔" ایک اور حدیث میں نقل کیا گیا ہے جو شخص یہ الفاظ پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِیْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَاجَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ جو شخص سات جمعوں تک ہر جمعہ کو سات مرتبہ اس دُرود کو پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔ ایک علامہ جو ابن المشتہر کے نام سے مشہور ہیں یوں کہتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ جل شانہٗ کی ایسی حمد کرے جو اس سب سے زیادہ افضل ہو جو اب تک اسکی مخلوق میں سے کسی نے کی ہو اوّلین و آخرین اور ملائکہ مقربینؑ آسمان والوں اور زمین والوں سے بھی افضل ہو اور اسی طرح یہ چاہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا دُرود پڑھے جو اس سب سے افضل ہو جتنے دُرود کسی نے پڑھے ہیں۔ اور اسی طرح یہ بھی چاہتا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ شانہٗ سے کوئی ایسی چیز مانگے جو اس سب سے افضل ہو جو کسی نے مانگی ہو تو وہ یہ پڑھا کرے۔ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ وَافْعَلْ بِنَا مَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّکَ اَنْتَ اَهْلُ التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ جس کا ترجمہ یہ ہے "اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے، پس تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیج جو تیری شان کے مناسب ہے اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شایانِ شان ہو بیشک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور مغفرت کرنے والا ہے۔"

روزانہ سو مرتبہ دُرود پڑھنے والے کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام

ابو الفضل قوماتیؒ کہتے ہیں کہ ایک شخص خراسان سے میرے پاس آیا اور اُس نے یہ بیان کیا کہ میں مدینہ پاک میں تھا میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ تو حضور نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا۔ جب تو ہمدان جائے تو ابو الفضل بن زیرک کو میری طرف سے سلام کہہ دینا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا بات؟ تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ وہ مجھ پر روزانہ سو ۱۰۰ مرتبہ یا اس سے بھی زیادہ یہ دُرود پڑھا کرتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ جَزَی اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ۔ ابو الفضلؒ کہتے ہیں کہ اس شخص نے قسم کھائی کہ وہ مجھے یا میرے نام کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب میں بتانے سے پہلے نہیں جانتا تھا۔ ابو الفضلؒ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو کچھ غلّہ دینا چاہا تو اُس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو بیچتا نہیں (یعنی اس کا کوئی معاوضہ نہیں لیتا) ابو الفضلؒ کہتے ہیں کہ اس کے بعد پھر میں نے اس شخص کو نہیں دیکھا (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

اذان کے بعد دُرود شریف اور وسیلہ کی دعاء

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ و حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب تم اذان سُنا کرو تو جو الفاظ مؤذّن کہے وہی تم کہا کرو۔ اس کے بعد مجھ پر دُرود بھیجا کرو اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ دُرود بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ اُس پر دس ۱۰ دفعہ دُرود بھیجتے ہیں پھر اللہ جل شانہٗ سے میرے لئے وسیلہ کی دُعا کیا کرو۔ وسیلہ جنت کا ایک

درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے اُمید ہے کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوں پس جو شخص میرے لئے اللہ سے وسیلہ کی دُعا کریگا اُس پر میری شفاعت اُتر پڑے گی۔ (مسلم)

وسیلہ کی دعاء مانگنے پر شفاعت واجب ہو جاتی ہے

اُتر پڑے گی کا مطلب یہ ہے کہ محقق ہو جائیگی۔ اس لئے کہ بعض روایات میں اسکی جگہ یہ ارشاد ہے کہ اس کیلئے میری شفاعت واجب ہو جائیگی۔ بخاری شریف کی ایک حدیث میں یہ ہے کہ جو شخص اذان سُنے اور یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اس کیلئے میری شفاعت اُتر جاتی ہے۔ حضرت ابوالدرداؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اذان سُنتے تو خود بھی یہ دُعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰتِہٖ سُؤْلَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور حضور اتنی آواز سے پڑھا کرتے تھے کہ پاس والے اسکو سُنتے تھے۔

وسیلہ کیا چیز ہے؟

اور بھی متعدد احادیث سے علامہ سخاویؒ نے یہ مضمون نقل کیا ہے اور حضرت ابوہریرہؓ سے حضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جب تم مجھ پر درُود پڑھا کرو تو میرے لئے وسیلہ بھی مانگا کرو۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! وسیلہ کیا چیز ہے؟ حضور نے فرمایا کہ جنّت کا اعلیٰ درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے یہ اُمید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہونگا۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ وسیلہ کے اصلی معنی لغت میں تو وہ چیز ہے کہ جس کیوجہ سے کسی بادشاہ یا کسی بڑے آدمی کی بارگاہ میں تقرب حاصل کیا جائے۔ لیکن اس جگہ ایک عالی درجہ مراد ہے جیسا کہ خود حدیث میں وارد ہے کہ وہ جنت کا ایک درجہ ہے اور قرآنِ پاک کی آیت وَابْتَغُوْآ اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ میں ائمہ تفسیر کے دو قول ہیں ایک تو

یہ کہ اس سے وہی تقرب مراد ہے جو اُوپر گذرا۔

حضرت ابنِ عباسؓ مجاہدؒ عطاؒ وغیرہ سے یہی قول نقل کیا گیا ہے۔ قتادہؓ کہتے ہیں کہ اللہ کی طرف تقرب حاصل کرو اس چیز کے ساتھ جو اس کو راضی کردے۔ واحدیؒ بغدادیؒ زہریؒ سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے کہ وسیلہ ہر وہ چیز ہے جس سے تقرب حاصل کیا جاتا ہو قرابت ہو یا کوئی عمل، اور اس قول میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے توسّل حاصل کرنا بھی داخل ہے اھ اور علامہ جزریؒ نے حصنِ حصین میں آدابِ دعا میں لکھا ہے وَاَنْ یَّتَوَسَّلَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی بِاَنْبِیَآئِہٖ وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِہٖ۔ یعنی توسّل حاصل کرے اللہ جل شانہٗ کی طرف اس کی انبیاء کے ساتھ جیسا کہ بخاری، مسند بزار اور حاکم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے اور اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ جیسا کہ بخاری سے معلوم ہوتا ہے علامہ سخاویؒ کہتے ہیں اور دوسرا قول آیتِ شریفہ میں یہ ہے کہ اس سے مراد محبت ہے یعنی اللہ کے محبوب بنو جیسا کہ ماوردیؒ وغیرہ نے ابوزید سے نقل کیا ہے۔

مقامِ فضیلت اور مقامِ محمود

اور حدیثِ پاک میں فضیلت سے مراد وہ مرتبہ عالیہ ہے جو ساری مخلوق سے اونچا ہو اور احتمال ہے کوئی اور مرتبہ مراد ہو یا وسیلہ کی تفسیر ہو۔ اور مقامِ محمود وہی ہے جسکو اللہ جل شانہٗ نے اپنے پاک کلام میں سورۂ بنی اسرائیل میں ارشاد فرمایا ہے عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ ترجمہ: ”اُمید ہے کہ پہنچائیں گے آپ کو آپ کے رب مقامِ محمود میں۔“ مقامِ محمود کی تفسیر میں علماء کے چند اقوال ہیں یہ کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی اُمت کے اُوپر گواہی دینا ہے اور کہا گیا ہے کہ حمد کا جھنڈا جو قیامت کے دن آپ کو دیا جائیگا مراد ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اللہ جل شانہٗ آپ کو قیامت کے دن عرش پر اور بعض نے کہا کرسی پر بٹھانے کو کہا ہے۔ ابنِ جوزیؒ نے ان دونوں قولوں کو بڑی جماعت سے نقل کیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اس سے مراد شفاعت ہے اس لئے کہ وہ

ایسا مقام ہے کہ اس میں اولین وآخرین سب ہی آپ کی تعریف کریں گے۔

علامہ سخاویؒ استاذ حافظ ابنِ حجرؒ کے اتباع میں کہتے ہیں' ان اقوال میں کوئی منافات نہیں اس واسطے کہ احتمال ہے کہ عرش و کرسی پر بٹھانا شفاعت کی اجازت کی علامت ہو اور جب حضور وہاں تشریف فرما ہو جائیں تو اللہ جل شانہٗ ان کو حمد کا جھنڈا عطا فرمائے اور اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت پر گواہی دیں۔

ابنِ حبّان کی ایک حدیث میں حضرت کعب بن مالکؓ سے حضور کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ اللہ جل شانہٗ قیامت کے دن لوگوں کو اٹھائیں گے پھر مجھے ایک سبز جوڑا پہنائیں گے' پھر میں وہ کہوں گا جو اللہ چاہیں' پس یہی مقامِ محمود ہے۔

حافظ ابنِ حجرؒ کہتے ہیں کہ "پھر میں کہوں گا" سے مراد وہ حمد وثنا ہے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم' شفاعت سے پہلے کہیں گے اور مقامِ محمود ان سب چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے جو اس وقت میں پیش آئیں گی انتہٰی۔ حضور کے اس ارشاد کا مطلب کہ میں وہ کہوں گا جو اللہ چاہیں گے حدیث کی کتابوں بخاری' مسلم شریف وغیرہ میں شفاعت کی طویل حدیث میں حضرت انسؓ سے نقل کیا گیا ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کروں گا تو سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ جل شانہٗ مجھے سجدہ میں جب تک چاہیں گے پڑا رہنے دیں گے۔ اس کے بعد اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہوگا۔ محمد سر اُٹھاؤ۔ اور کہو تمہاری بات سُنی جائیگی' سفارش کرو قبول کی جائے گی' مانگو تمہارا سوال پورا کیا جائے گا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' اس پر میں سجدہ سے سر اُٹھاؤں گا۔ پھر اپنے رب کی وہ حمد وثناء کروں گا جو اس وقت میرا رب مجھے الہام کرے گا۔ پھر میں اُمّت کے لئے سفارش کروں گا۔ بہت لمبی حدیث سفارش کی ہے جو مشکوٰۃ میں بھی مذکور ہے

ہاں ہاں اجازت ہے تجھے' آ' آج عزّت ہے تجھے
زیبا شفاعت ہے تجھے بے شک یہ ہے حِصّہ ترا

تنبیہ: یہاں ایک بات قابلِ لحاظ ہے کہ اُوپر کی دُعاء میں اَلْوَسِیْلَۃَ

وَالْفَضِیْلَۃَ کے بعد وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ کا لفظ بھی مشہور ہے۔

محدثین فرماتے ہیں کہ یہ لفظ اس حدیث میں ثابت نہیں۔ البتہ بعض روایات میں جیسا کہ حصنِ حصین میں بھی ہے۔ اس کے اخیر میں اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ کا اضافہ ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

مسجد میں آتے جاتے ہوئے سلام بھیجنا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا کرے تو نبی (کریم) صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا کرے پھر یوں کہا کرے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ''اے میرے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھولدے'' اور جب مسجد سے نکلا کرے تب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا کرے اور یوں کہا کرے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ ''اے اللہ میرے لئے اپنے فضل (یعنی روزی) کے دروازے کھول دے۔ (ابوداؤد' نسائی)

مسجد میں جانے کے وقت رحمت کے دروازوں کا کھلنا

مسجد میں جانے کے وقت رحمت کے دروازے کھُلنے کی وجہ یہ ہے کہ جو مسجد میں جاتا ہے وہ اللہ کی عبادت میں مشغول ہونے کیلئے جاتا ہے وہ اللہ کی رحمت کا زیادہ محتاج ہے کہ وہ اپنی رحمت سے عبادت کی توفیق عطا فرمائے پھر اس کو قبول فرمائے۔

مظاہر حق میں لکھا ہے' دروازے رحمتِ کے کھول بسبب برکت اس مکان شریف کے یا بسبب توفیق دینے نماز کی اس میں یا بسبب کھولنے حقائق نماز کے اور مراد فضل سے رزق حلال ہے کہ بعد نکلنے کے نماز سے اس کی طلب کو جاتا ہے اھ اور اس میں قرآنِ پاک کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔ جو سورۂ جمعہ میں وارد ہے۔

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

علامہ سخاویؒ نے حضرت علیؓ کی حدیث سے نقل کیا ہے کہ جب مسجد میں داخل ہوا کرو تو حضور پر درُود بھیجا کرو اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو درُود و سلام بھیجتے محمد پر (یعنی خود اپنے اُوپر) اور پھر یوں فرماتے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

اور جب مسجد سے نکلتے تب بھی اپنے اُوپر درُود و سلام بھیجتے اور فرماتے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

حضرت انسؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو پڑھا کرتے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اور جب باہر تشریف لاتے تب بھی یہ پڑھا کرتے

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے حضرت حسنؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ دُعا سکھلائی تھی کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوا کریں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود بھیجا کریں اور یہ دُعا پڑھا کریں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَافْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

اور جب نکلا کریں جب بھی یہی دُعا پڑھا کریں اور

اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ کی جگہ اَبْوَابَ فَضْلِکَ۔

دیگر روایات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ

جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں جایا کرے تو حضور پر سلام پڑھا کرے اور یوں کہا کرے

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

اور جب مسجد سے نکلا کرے تو حضور پر سلام پڑھا کرے اور یوں کہا کرے

اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

حضرت کعبؓ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا کہ میں تجھے دو باتیں بتاتا ہوں، انہیں بھولنا مت ایک یہ کہ جب مسجد میں جائے تو حضور پر درُود بھیجے اور یہ دُعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

اور جب باہر نکلے (مسجد سے) تو یہ دُعا پڑھا کر

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاحْفَظْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

اور بھی بہت سے صحابہؓ اور تابعین سے یہ دعائیں نقل کی گئی ہیں۔

مسجد میں جانے کی دعاء

صاحب حصن حصینؒ نے مسجد میں جانے کی اور مسجد سے نکلنے کی متعدد دعائیں مختلف احادیث سے نقل کی ہیں، ابوداؤد شریف کی روایت سے مسجد میں داخل ہونے کے وقت یہ دُعاء نقل کی ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

"میں پناہ مانگتا ہوں اس اللہ کے ذریعہ سے جو بڑی عظمت والا ہے اور اسکی کریم ذات کے ذریعہ سے اور اسکی قدیم بادشاہت کے ذریعہ سے شیطان مردُود کے حملہ سے۔" حصنِ حصین میں تو اتنا ہی ہے۔ لیکن ابوداؤد میں اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پاک ارشاد بھی نقل کیا ہے کہ جب آدمی یہ دُعاء پڑھتا ہے تو شیطان یوں کہتا ہے کہ مجھ سے تو یہ شخص شام تک کے لئے محفوظ ہوگیا۔ اس کے بعد صاحب حصن مختلف احادیث سے نقل کرتے ہیں کہ جب مسجد میں داخل ہو تو

بِسْمِ اللہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ کہے۔

ایک اور حدیث میں وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللہِ ہے

اور ایک حدیث میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصَّالِحِیْنَ پڑھے

اور جب مسجد سے نکلنے لگے جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھے

بِسْمِ اللہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ

اور ایک حدیث میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیلئے درود شریف

"جو شخص روحِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ارواح میں اور آپ کے جسدِ اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبر مبارک پر قبور میں درود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا۔"

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تمنّا کونسا مسلمان ایسا ہوگا جس کو نہ ہو لیکن عشق ومحبت کی بقدر اس کی تمنّائیں بڑھتی رہتی ہیں اور اکابر ومشائخ نے بہت سے اعمال اور بہت سے درودوں کے متعلق اپنے تجربات تحریر کیے ہیں کہ ان پر عمل سے سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ علامہ سخاویؒ نے قولِ بدیع میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ایک ارشاد نقل کیا ہے۔ مَنْ صَلّٰی عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ "جو

شخص روحِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ارواح میں اور آپ کے جسدِ اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبر مبارک پر قبور میں درود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا۔" اور جو مجھے خواب میں دیکھے گا وہ قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اُس کی سفارش کروں گا اور جس کی میں سفارش کروں گا وہ میرے حوض سے پانی پیے گا اور اللہ جل شانہٗ اس کے بدن کو جہنم پر حرام فرمادیں گے۔ علامہ سخاویؒ کہتے ہیں کہ ابوالقاسم بستیؒ نے اپنی کتاب میں یہ حدیث نقل کی ہے مگر مجھے اب تک اس کی اصل نہیں ملی۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ جو شخص یہ ارادہ کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے وہ یہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی جو شخص اس درود شریف کو طاق عدد کے موافق پڑھیگا وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کریگا اور اس پر اس کا اضافہ بھی کرنا چاہیے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ۔

مختلف بزرگوں کے مختلف عمل

حضرت تھانوی رحمہ اللہ زاد السعید میں تحریر فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ لذیذ تر اور شیریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عُشّاق کو خواب میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی دولتِ زیارت میسّر ہوتی ہے۔ بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ترغیب اہل السعادت میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ ۱۱ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار قل ھو اللہ اور بعد سلام سو ۱۰۰ بار یہ درود شریف پڑھے۔ ان شاء اللہ تین ۳

جمعہ نہ گذرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی، وہ درُود شریف یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ دیگر شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو ۲ رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے پچیس ۲۵ بار قل ہو اللہ اور بعد سلام کے یہ درُود شریف ہزار مرتبہ پڑھے دولتِ زیارت نصیب ہو، وہ یہ ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ۔ دیگر نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستر ۷۰ بار اس درُود شریف کو پڑھنے سے زیارت نصیب ہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِم بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِکَ وَلِسَانِ حُجَّتِکَ وَعُرُوْسِ مَمْلُکَتِکَ وَاِمَامِ حَضْرَتِکَ وَطِرَازِ مُلْکِکَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِکَ وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِکَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِکَ اِنْسَانُ عَیْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبُ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ عَیْنُ اَعْیَانِ خَلْقِکَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِیَائِکَ صَلٰوۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِکَ وَتَبْقٰی بِبَقَائِکَ لَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ صَلٰوۃً تُرْضِیْکَ وَتُرْضِیْہِ وَتَرْضٰی بِھَا عَنَّا یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ دیگر اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لئے شیخ نے لکھا ہے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ ۔ مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں قلب کا شوق سے پُر ہونا اور ظاہری و باطنی مصیبتوں سے بچنا ہے۔ انتہیٰ۔

حضرت خضر علیہ السلام کا بتایا ہوا عمل

حضرت شیخ المشائخ قطب الارشاد شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے اپنی کتاب نوادر میں بہت سے مشائخ تصوف اور ابدال کے ذریعہ سے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعدد اعمال نقل کئے ہیں اگرچہ محدثانہ حیثیت سے اُن پر کلام ہے لیکن کوئی فقہی مسئلہ نہیں جس میں دلیل اور حجت کی ضرورت ہو، مبشرات اور منامات ہیں۔

منجملہ ان کے لکھا ہے کہ ابدال میں سے ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے درخواست کی کہ مجھے کوئی عمل بتایئے جو میں رات میں کیا کروں انہوں نے فرمایا کہ مغرب سے عشاء تک نفلوں میں مشغول رہا کر، کسی شخص سے بات نہ کر، نفلوں میں دو، دو رکعت پر سلام پھیرتا رہا کر اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑھتا رہا کر عشاء کے بعد بھی بغیر بات کئے اپنے گھر چلا جا اور وہاں جا کر دو ۲ رکعت نفل پڑھ، ہر رکعت میں ایک دفعہ سورۂ فاتحہ اور سات ۷ مرتبہ قل ہو اللہ، نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ایک سجدہ کر جس میں سات ۷ دفعہ استغفار، سات ۷ مرتبہ درُود شریف اور سات دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دُعا کے لئے ہاتھ اٹھا اور یہ دُعاء پڑھ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَارَبِّ یَآاَللّٰہُ یَآاَللّٰہُ یَااَللّٰہُ ۔ پھر اسی حال میں ہاتھ اٹھائے ہوئے کھڑا ہو اور کھڑے ہو کر پھر یہی دُعاء پڑھ۔ پھر دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹ جا اور سونے تک درُود شریف پڑھتا رہ۔ جو شخص یقین اور نیک نیتی کے ساتھ اس عمل پر مداومت کرے گا، مرنے سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور خواب میں دیکھے گا۔ بعض لوگوں نے اس کا تجربہ کیا انہوں نے دیکھا کہ وہ جنت گئے۔ وہاں انبیاء کرام اور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور اُن سے بات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس عمل کے بہت سے فضائل ہیں جن کو ہم نے اختصاراً چھوڑ دیا۔

اور بھی متعدد عمل اس نوع کے حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کئے ہیں۔

علامہ دمیریؒ نے حیٰوۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد باوضو ایک پرچہ پر محمد رسول اللہ احمد رسول اللہ پینتیس ۳۵ مرتبہ لکھے اور اس پرچہ کو اپنے ساتھ رکھے اللہ جل شانہٗ اس کو طاعت پر قوت عطا فرماتا ہے اور اس کی برکت میں مدد فرماتا ہے اور شیاطین کے وساوس سے حفاظت فرماتا ہے اور اگر اس پرچہ کو روزانہ

طلوع آفتاب کے وقت دُرود شریف پڑھتے ہوئے غور سے دیکھتا رہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں کثرت سے ہوا کرے۔

اصل چیز اطاعت ہے

خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے لیکن دو امر قابلِ لحاظ ہیں۔ اوّل وہ جس کو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے نشر الطیب میں تحریر فرمایا ہے۔ حضرتؒ تحریر فرماتے ہیں "جاننا چاہیے کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا' اس کے لئے بجائے اس کے خواب میں زیارت سے مشرف ہو جانا سرمایہ تسلّی اور فی نفسہ ایک نعمتِ عظمیٰ دولتِ کبریٰ ہے اور اس سعادت میں اکتساب کو اصلاً دخل نہیں محض وھبی چیز ہے۔

ہزاروں کی عمریں اس حسرت میں ختم ہو گئیں۔ البتہ غالب یہ ہے کہ کثرتِ دُرود شریف وکمال اتباعِ سنّت وغلبۂ محبت پر یہ مقام مل جاتا ہے لیکن چونکہ لازمی اور کلی نہیں اسلئے اس کے نہ ہونے سے مغموم ومحزون نہ ہونا چاہیئے کہ بعض کے لئے اسی میں حکمت ورحمت ہے۔ عاشق کو رضا محبوب سے کام خواہ وصل ہو تب' ہجر ہو تب

عارف شیرازیؒ فرماتے ہیں۔ "فراق ووصل کیا ہوتا ہے محبوب کی رضا ڈھونڈ کہ محبوب سے اس کی رضاء کے سوا تمنا کرنا ظلم ہے۔"

اسی سے یہ بھی سمجھ لیا جاوے کہ اگر زیارت ہو گئی مگر طاعت سے رضا حاصل نہ کی تو وہ کافی نہ ہو گی کیا خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بہت سے صورۃً زائر معنًی مھجور اور بعضے صورۃً مھجور جیسے اویس قرنیؒ۔ اویس قرنی معنًی قرب سے مسرور تھے۔ یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک زمانہ میں کتنے لوگ ایسے تھے کہ جن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر وقت زیارت ہوتی تھی' لیکن اپنے کفر ونفاق کی وجہ سے جہنمی رہے اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور تابعی ہیں۔ اکابر صوفیہ میں ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمان ہو چکے تھے لیکن اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے لیکن اس کے باوجود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے ان کا ذکر فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو تم میں سے اُن سے ملے وہ ان سے اپنے لئے دعائے مغفرت کرائے۔ ایک روایت میں حضرت عمرؓ سے نقل کیا گیا کہ حضور نے اُن سے حضرت اویسؓ کے متعلق فرمایا کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ اس کو ضرور پورا کرے۔ تم اُن سے دُعائے مغفرت کرانا (اصابہ)

گو تھے اویسؓ دور مگر ہو گئے قریب　　بُوجہل تھا قریب مگر دُور ہو گیا

جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے یقیناً آپ ہی کو دیکھا

"جو شخص روحِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ارواح میں اور آپ کے جسدِ اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبر مبارک پر قبور میں دُرود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا۔" (قول بدیع)

اس حدیث کے بارہ میں کچھ تفصیل گذشتہ درس میں بیان ہو چکی ہے مذکورہ بالا حدیث میں دوسرا امر قابلِ تنبیہ یہ ہے کہ جس شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے یقیناً اور قطعاً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی زیارت کی۔ روایات صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے اور محقق ہے کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت عطا نہیں فرمائی کہ وہ خواب میں آ کر کسی طرح اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہونا ظاہر کرے۔

مثلاً یہ کہے کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نعوذ باللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ بیٹھے' اس لئے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن اسکے باوجود اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اصلی ہیئت میں نہ دیکھے یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی

ہیئت اور حلیہ میں دیکھے جو شانِ اقدس کے مناسب نہ ہو تو وہ دیکھنے والے کا قصور ہوگا جیسا کہ کسی شخص کی آنکھ پر سرخ یا سبز یا سیاہ عینک لگا دی جائے تو جس رنگ کی آنکھ پر عینک ہوگی اسی رنگ کی سب چیزیں نظر آئینگی۔ اسی طرح بھینگے کو ایک کے دو نظر آتے ہیں۔ اگر نئے ٹائم پیس کی لمبائی میں کوئی شخص اپنا چہرہ دیکھے تو اتنا لمبا نظر آئے گا کہ حد نہیں۔ اور اگر اس کی چوڑائی میں اپنا چہرہ دیکھے تو ایسا چوڑا نظر آئے گا کہ خود دیکھنے والے کو اپنے چہرہ پر ہنسی آجائے گی۔

اسی طرح سے اگر خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد شریعتِ مطہرہ کے خلاف سُنے تو وہ محتاجِ تعبیر ہے، شریعت کے خلاف اس پر عمل کرنا جائز نہیں چاہے کتنے ہی بڑے شیخ اور مقتدیٰ کا خواب ہو۔ مثلاً کوئی شخص دیکھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ناجائز کام کرنے کی اجازت یا حکم دیا تو وہ درحقیقت حکم نہیں بلکہ ڈانٹ ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنی اولاد کو کسی بُرے کام کو روکے اور وہ مانتا نہ ہو تو اس کو تنبیہ کے طور پر کہا جاتا ہے کہ کر اور کر۔ یعنی اس کا مزہ چکھاؤنگا۔ اور اسی طرح سے کلام کے مطلب کا سمجھنا جس کو تعبیر کہا جاتا ہے یہ بھی ایک دقیق فن ہے۔

تعطیر الانام فی تعبیر المنام میں لکھا ہے۔ ایک شخص نے خواب میں یہ دیکھا کہ اس سے ایک فرشتہ نے یہ کہا کہ تیری بیوی تیرے فلاں دوست کے ذریعہ تجھے زہر پلانا چاہتی ہے۔ ایک صلعب نے اس کی تعبیر یہ دی اور وہ صحیح تھی کہ تیری بیوی اس فلاں سے زِنا کرتی ہے۔ اسی طرح اور بہت سے واقعات اس قسم کے فنِ تعبیر کی کتابوں میں لکھے ہیں۔

مظاہر حق میں لکھا ہے کہ امام نوویؒ نے کہا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ جس نے حضور کو خواب میں دیکھا اُس نے آنحضرت ہی کو دیکھا خواہ آپ کی صفت معروفہ پر دیکھا ہو یا اس کے علاوہ، اور اختلاف اور تفاوت صورتوں کا باعتبار کمال ونقصان دیکھنے والے کے ہے۔ جس نے حضرت کو اچھی صورت میں دیکھا بسبب کمال دین اپنے کے دیکھا اور جس نے برخلاف اس کے دیکھا بسبب نقصان اپنے دین کے

دیکھا۔ اسی طرح ایک نے بڈھا دیکھا ایک نے جوان اور ایک نے راضی اور ایک خفا۔ یہ تمام مبنی ہے اوپر اختلاف حال دیکھنے والے کے، پس دیکھنا آنحضرت کا گویا کسوٹی ہے معرفت احوال دیکھنے والے کے اور اس میں ضابطہ مفیدہ ہے سالکوں کے لئے کہ اس سے احوال اپنے باطن کا معلوم کر کے علاج اس کا کریں۔ اور اسی قیاس پر بعض اربابِ تمکین نے کہا ہے کہ جو کلام آنحضرت سے خواب میں سُنے تو اس کو سُنّتِ قویمہ پر عرض کرے، اگر موافق ہے تو حق ہے اور اگر مخالف ہے تو بسبب خلل سامعہ اُس کی کے ہے پس رؤیائے ذات کریمہ اور اس چیز کا کہ دیکھی یا سُنی جاتی ہے حق ہے اور جو تفاوت اور اختلاف سے ہے تجھ سے ہے۔

حضرت شیخ علی متقیؒ نقل کرتے تھے کہ ایک فقیر نے فقراء مغرب سے آنحضرت کو خواب میں دیکھا کہ اس کو شراب پینے کے لئے فرماتے ہیں۔ اُس نے واسطے رفع اس اشکال کے علماء سے استفتاء کیا کہ حقیقتِ حال کیا ہے۔ ہر ایک عالِم نے محمل اور تاویل اس کی بیان کی۔ ایک عالِم تھے مدینہ میں نہایت متّبع سنت، اُن کا نام شیخ محمد عرات تھا۔ جب وہ استفتاء اُن کی نظر سے گذرا، فرمایا یوں نہیں جس طرح اُس نے سُنا ہے۔ آنحضرت نے اس کو فرمایا کہ لاتشرب الخمر، یعنی شراب نہ پیا کر۔ اس نے لاتشرب کو اشرب سُنا۔ حضرت شیخ (عبدالحق) نے اس مقام کو تفصیل سے لکھا ہے حضرت شیخ نے فرمایا کہ لاتشرب کو اشرب سن لیا محتمل ہے لیکن اگر اشربِ الخمر ہی فرمایا ہو یعنی پی شراب، تو یہ دھمکی بھی ہوسکتی ہے جیسا کہ لہجے کے فرق سے اس قسم کی چیزوں میں فرق ہو جایا کرتا ہے۔

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

چہل درُود شریف

زادالسعید سے اخذ شدہ چہل حدیث:

1۔ حکیم الامت مجدد الملت حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے زاد السعید میں درُود وسلام کی ایک چہل حدیث تحریر فرمائی ہے اور اسی سے نشر الطیب میں بھی حوالوں کے حذف کے ساتھ نقل فرمائی ہے اس کو اس رسالہ میں ترجمہ کے اضافہ کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے تاکہ وہ برکت حاصل ہو جو حضرت نے تحریر فرمائی ہے۔

زاد السعید میں حضرت نے تحریر فرمایا ہے کہ یوں تو مشائخ کرامؒ سے صدہا صیغے اس کے منقول ہیں دلائل الخیرات اس کا نمونہ ہے مگر اس مقام پر صرف جو صیغے صلوٰۃ و سلام کے احادیث مرفوعہ حقیقیہ یا حکمیہ میں وارد ہیں ان میں سے چالیس صیغے مرقوم ہوتے ہیں۔ جس میں پچیس ۲۵ صلوٰۃ اور پندرہ ۱۵ سلام کے ہیں۔ گویا یہ مجموعہ درُود شریف کی چہل حدیث ہے جس کے باب میں بشارت آئی ہے کہ جو شخص امر دین کے متعلق چالیس ۴۰ حدیثیں میری امت کو پہنچاوے اس کو اللہ تعالیٰ زمرۂ علماء میں محشور فرمائیں گے اور میں اس کا شفیع ہوں گا۔ درود شریف کا امر دین سے ہونا وجہ اس کا مامور بہ ہونے کے ظاہر ہے تو ان احادیث شریف کے جمع کرنے سے مضاعف ثواب (اجرِ درود و اجر تبلیغ چہل حدیث) کی توقع ہے۔ ان احادیث سے قبل دو صیغے قرآن مجید سے تبرکاً لکھے جاتے ہیں جو اپنے عمومِ لفظی سے صلوٰۃ نبویہ کو بھی شامل ہیں۔ اگر کوئی شخص ان سب صیغوں کو روزانہ پڑھ لیا کرے تو تمام فضائل و برکات جو جُدا جُدا ہر صیغے کے متعلق ہیں وہ سب اس شخص کو حاصل ہو جائیں۔

درُود شریف کے خاص فضائل
اور دینی دنیاوی برکات وثمرات

علامہ شمس الدین سخاویؒ نے القول البدیع میں اولاً اجمالاً خصوصی فضائل و دینی و دنیاوی برکات وثمرات کو بیان کیا ہے پھر ان کو تفصیلاً احادیث سے ثابت کیا ہے اسی طرح محدث بھوپالیؒ نے نزل الابرار میں درُود کے خصوصی برکات وفوائد کو ذکر کیا ہے اور جس راوی کی روایت سے وہ ثابت ہیں اس کی طرف اجمالاً اشارہ کیا ہے۔

ذیل میں ہم درُود پاک کے خصوصی فضائل و برکات کو اجمالاً ذکر کرتے ہیں جس سے اندازہ ہوگا کہ درُود پاک کیسی عظیم و اہم فضیلتوں اور برکات وفوائد کو شامل ہے جس سے اس بات کی ترغیب حاصل ہوتی ہے کہ ہر مؤمن درُود پاک کا کثرت سے ورد رکھے۔

1۔ خدائے پاک کی موافقت حاصل ہوتی ہے کہ خدائے پاک بھی درُود (رحمت) بھیجتے ہیں۔

2۔ ملائکہ کی موافقت حاصل ہوتی ہے کہ وہ بھی درُود بھیجتے ہیں۔

3۔ مومن کا ایک درُود خدائے پاک کی دس رحمتوں کا باعث۔

4۔ حضرات ملائکہ کی رحمت ودعا کا باعث۔

5۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت ودعا کا باعث۔

6۔ ایک درُود دس رحمتوں دس گناہوں کی معافی اور دس درجات کی بلندی کا باعث۔

7۔ سو دُرود جہنم اور نفاق سے براءت نامہ کا باعث۔

8۔ سو دُرود سو حاجتوں کے پورا ہونے کا باعث۔

9۔ سو دُرود شہداء کے ساتھ رہنے کا ذریعہ۔

10۔ سو مرتبہ دُرود سے فرشتوں کا ایک ہزار دُرود۔

11۔ ایک مرتبہ دُرود سے ایک قیراط برابر ثواب۔

12۔ دُرود پڑھنے والے کیلئے استغفار۔ 13۔ گناہوں کی معافی۔

14۔ اعمال کی زکوۃ اور اس کی پاکیزگی۔ 15۔ غلام کی آزادی سے زیادہ ثواب۔

16۔ بڑے ترازو میں اس کے اعمال کا تولنا۔

17۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا شانہ میں شانہ ملا کر جنت کے دروازوں سے جانے کا سبب۔

18۔ ایک دُرود حضرات فرشتوں کی ستر (۷۰) رحمتوں کا سبب۔

19۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا سبب۔

20۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کا باعث۔

21۔ قیامت کے خوف سے نجات کا باعث۔

22۔ ترازو میں اعمال صالحہ کے بھاری ہونے کا باعث۔

23۔ عرش کے سایہ میں جگہ ملنے کا ذریعہ۔ 24۔ جنت میں کثرت ازواج کا سبب۔

25۔ قیامت میں سب سے زیادہ آپ سے قریب ہونے کا سبب۔

26۔ خدا کی رضا اور خوشنودی کا باعث۔ 27۔ حوض کوثر سے سیرابی کا باعث۔

28۔ حضرات ملائکہ کرام کی محبت اور اعانت کا باعث۔

29۔ میدان قیامت کی سخت ترین پیاس سے محفوظ رہنے کا ذریعہ۔

30۔ پل صراط پر ثابت قدمی کا باعث۔ 31۔ غزوات کے برابر ثواب۔

32۔ صدقہ کا ثواب ملتا ہے اگر صدقہ کیلئے مال نہ ہو۔ 33۔ احب الاعمال کا ہونا۔

34۔ مجالس کی زینت کا ہونا۔ 35۔ فقر اور تنگی معیشت کے دور ہونے کا ذریعہ۔

36۔ دُرود کی برکت اس کی نسلوں میں چلتی ہے۔

37۔ قیامت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کا باعث۔

38۔ دل کے زنگ کے صاف ہونے کا باعث۔

39۔ بھولی اشیاء کے یاد ہونے کا باعث۔

40۔ راہ جنت کی خطا سے حفاظت کا باعث۔ 41۔ قوت اور حیات قلب کا باعث۔

42۔ دُرود پڑھنے والے کے امور میں برکت کا باعث۔

43۔ حب رسول کی زیادتی کا سبب۔

44۔ لوگوں کی نگاہوں میں محبوب اور مکرم ہونے کا باعث۔

45۔ خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا باعث۔

46۔ ایسے نور کے حصول کا باعث جس سے دشمنوں پر غالب ہو جائے۔

47۔ رنج غم حوادث و مصائب کے دور ہونے کا ذریعہ۔

48۔ غرق سے امان کا باعث۔ 49۔ مال کی برکت کا باعث۔

50۔ مرنے سے پہلے دنیا میں بشارت جنت یا ٹھکانہ جنت دیکھنے کا باعث۔

51۔ لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہنے کا باعث۔ 52۔ تہمت سے بَری ہونے کا ذریعہ۔

53۔ دین و دنیا کی تمام برکتوں اور فوائد کا ذریعہ۔

54۔ دعاؤں کی قبولیت کا باعث کہ دُرود قبول ہو جاتی ہے تو اس کی برکت سے دعا بھی قبول ہو جاتی ہے۔ (ماخوذ القول البدیع)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

دُرود پاک کے مواقع

یہ وہ احوال اور مقامات ہیں جن میں دُرود پاک کا پڑھنا ثابت ہے اور دُرود پاک کا پڑھنا فضیلت و ثواب اور دینی و دنیاوی برکات و فوائد کا باعث ہے۔

ان مواقع کو شمس الدین ابن قیم جوزیہؒ نے جلاء الافہام میں، محدث صدیق حسن خاں بھوپالیؒ نے نزل الابرار من الادعیہ والاذکار میں، اور شمس الدین سخاویؒ رحمۃ اللہ علیہ نے القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع میں نہایت ہی تفصیل کے ساتھ احادیث وآثار سے ثابت کرتے ہوئے بیان کیا ہے۔

ان مقامات میں کسی بھی دُرود پاک کا پڑھ لینا خواہ مختصر ہو خواہ طویل ہو کافی ہے اور باعث فضیلت ہے۔

1۔ وضو سے فارغ ہونے کے بعد۔ 2۔ تیمم کے بعد۔

3۔ غسل سے فراغت پر خواہ غسل جنابت ہو یا غسل حیض ونفاس ہو۔

4۔ نماز کے اندر (قعدہ اخیرہ میں)۔ 5۔ وصیت نامہ لکھتے وقت۔

6۔ خطبہ نکاح کے وقت۔ 7۔ دن کے اول یعنی صبح کے وقت۔

8۔ اور دن کے آخر وقت یعنی شام کے وقت۔ 9۔ سونے کے وقت۔

10۔ سفر کرتے وقت۔ 11۔ سواری پر سوار ہوتے وقت۔

12۔ بازار سے نکلتے وقت۔

13۔ دعوت طعام کے وقت (دسترخوان پر جب کھانے کیلئے بیٹھے)۔

14۔ گھر میں داخل ہوتے وقت۔ 15۔ خط ورسائل شروع کرتے وقت۔

16۔ بسم اللہ کے بعد۔ 17۔ رنج وغم پریشانی مصیبت کے وقت۔

18۔ فقر فاقہ اور تنگی معیشت کے موقعہ پر۔ 19۔ کسی حاجت وضرورت کے موقع پر۔

20۔ ڈوبنے کے وقت۔ 21۔ طاعون، ہیضہ وبائی امراض کے وقت اس کا ورد۔

22۔ دعا کے شروع میں، بیچ میں اور آخر میں۔

23۔ کان بجنے کے وقت۔ 24۔ ہاتھ پیر سن ہونے کے وقت۔

25۔ چھینک آنے کے وقت۔ 26۔ کسی چیز کو رکھ کر بھول جانے کے وقت۔

27۔ مولی کھانے کے وقت۔ 28۔ گدھا بولنے کے وقت۔

29۔ گناہ سے توبہ کے وقت۔ 30۔ نماز حاجت کے وقت دعا میں۔

31۔ تشہد کے بعد۔ 32۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد۔

33۔ اقامت نماز کے وقت۔ 34۔ صبح کی نماز کے بعد۔

35۔ مغرب کی نماز سے فارغ ہونے پر۔ 36۔ قنوت کے بعد۔

37۔ تہجد کی نماز کے لئے اٹھنے کے وقت۔

38۔ نماز تہجد سے فارغ ہونے کے بعد۔ 39۔ مسجد میں داخل ہونے کے وقت۔

40۔ مسجد سے نکلتے وقت۔ 41۔ مسجد کے پاس سے گزرتے وقت۔

42۔ مسجد دیکھتے وقت۔ 43۔ اذان سے فارغ ہونے کے بعد۔

44۔ شب جمعہ میں۔ 45۔ جمعہ کے دن۔

46۔ جمعہ کے دن عصر کے بعد۔ 47۔ پیر کے دن۔

48۔ خطبوں میں "جمعہ اور عیدین میں"۔ 49۔ عید کی تکبیرات کے درمیان۔

50۔ جنازہ میں۔ 51۔ دوسری تکبیر کے بعد۔

52۔ میت کو قبر میں داخل کرتے وقت۔ 53۔ استسقاء کی نماز میں۔

54۔ کسوف اور خسوف کے خطبوں میں۔ 55۔ کعبہ مبارک دیکھتے وقت۔

56۔ اور حج کے موقعہ میں۔ 57۔ صفا اور مروہ پر۔

58۔ حجر اسود کے استلام کے وقت۔ 59۔ ملتزم کے پاس۔

60۔ عرفہ کے دن ظہر کے بعد۔ 61۔ مسجد خیف میں۔

62۔ تلبیہ سے فارغ ہونے کے بعد۔ 63۔ مدینہ منورہ نظر آتے وقت۔

64۔ قبر اطہر کی زیارت کرتے وقت۔

65۔ اور مدینہ منورہ میں قبر اطہر کی زیارت سے رخصت ہوتے وقت۔

66۔ مدینہ منورہ کے آثار مبارک دیکھنے کے وقت۔ 67۔ بدر۔

68۔ احد وغیرہ میں۔ 69۔ تمام احوال میں ہر وقت۔

70۔ کسی اتہام سے بری ہونے کے لئے۔

71۔ احباب سے ملاقات اور ملنے کے وقت۔ 72۔ مجمع میں جانے کے وقت۔

73۔ مجمع سے علیحدہ اور واپس ہونے کے وقت۔

74۔ ختم قرآن پاک کے وقت (دعا کے موقعہ پر)۔

75۔ حفظ قرآن کی دعا میں۔ 76۔ مجلس سے اٹھنے کے وقت۔

77۔ ہر ذکر اللہ کے موقعہ پر۔ 78۔ ہر کلام کے آغاز میں۔

79۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر اور تذکرہ مبارک کے وقت۔

80۔ علم کی نشر و اشاعت کے وقت۔ 81۔ وعظ کے وقت۔

82۔ حدیث پاک کے پڑھنے کے وقت۔ 83۔ فتویٰ لکھتے وقت۔

84۔ نام مبارک لکھتے وقت۔

خیال رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کے ساتھ درُود پاک کا لکھنا یا ذکر کے وقت پڑھنا واجب ہے۔ اس کی احادیث پاک میں بڑی تاکید اور اس کے خلاف سخت وعید وارد ہے۔ مزید یہ کہ اسم مبارک لکھنے کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم یا علیہ الصلوٰۃ والسلام پورا لکھنا ضروری ہے۔ صرف "صلعم" یا "ص" لکھنے سے درُود پاک کا نہ حکم پورا ہوتا ہے نہ ثواب ملتا ہے۔

درُود شریف کے متعلق چند مسائل

مسئلہ: ہر مسلمان پر عمر میں کم از کم ایک مرتبہ درُود پڑھنا فرض ہے۔ (سعایہ صفحہ ۳۸)

مسئلہ: نماز میں تشہد کے بعد قعدہ اخیرہ میں درُود شریف کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ (سعایہ صفحہ ۳۸)

مسئلہ: مجلس میں یا کسی موقعہ پر بھی آپ کا نام نامی اسم گرامی آجائے تو درُود شریف کا پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ: مجلس میں آپ کا نام نامی اسم گرامی بار بار آئے تو پہلی مرتبہ یا

ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔ اور باقی مرتبہ مستحب ہے اور امام طحاویؒ کے نزدیک ہر مرتبہ واجب ہے۔ (سعایہ، بحر الرائق جلد ۱ صفحہ ۳۴۶)

مسئلہ: صرف درُود پاک پڑھنا بغیر سلام کے درست ہے۔ (القول صفحہ ۲۶)

مسئلہ: الفاظ درُود میں اگر صرف صلوٰۃ ہی کے صیغے ہوں تو سلام کا شامل کرنا مستحب ہے۔ اگر درُود پاک کا بار بار تکرار کیا جا رہا ہے تو کبھی کبھی سلام کے صیغے کو شامل کر لینا مستحب ہے۔ (نزل الابرار صفحہ ۱۲۹)

مسئلہ: جو صیغے صلوٰۃ وسلام کے احادیث میں مذکور ہیں ان میں کسی لفظ اور کلمے کا اضافہ ممنوع ہے۔ (نزل الابرار صفحہ ۱۲۹)

مسئلہ: قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی سن لیا کسی نے زور سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی لیا تو درُود پاک پڑھنا واجب نہیں۔ (شامی)
البتہ تلاوت سے فارغ ہونے کے بعد درُود پڑھا تو بہتر ہے۔ (شامی صفحہ ۵۱۹)

مسئلہ: قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے ایسی آیت آگئی جس میں آپ کا نام ہے۔ تو درُود تلاوت کے درمیان نہ پڑھے۔ (شامی صفحہ ۵۱۹)

مسئلہ: خطبہ جمعہ اور عیدین وغیرہ میں آپ کا اسم مبارک آئے تو درُود نہ پڑھے بلکہ خطبہ سنتا رہے۔ ہاں دل میں پڑھ لے۔ (شامی صفحہ ۵۱۹)

مسئلہ: چھینک کے وقت درُود نہ پڑھے (احنافؒ کے نزدیک ورنہ تو شوافعؒ کے یہاں بہتر ہے)۔ (شامی صفحہ ۵۱۹)

مسئلہ: نوافل نمازوں کے قعدہ اولیٰ میں درُود پڑھنا درست ہے۔ (شامی)

مسئلہ: درُود وغیر پڑھتے وقت آواز کو بلند کرنا اور اعضاء کو حرکت دینا جہالت و نادانی ہے اور مکروہ ہے۔ (شامی صفحہ ۵۱۹)

ایک مجلس میں متعدد مرتبہ آپ کا اسم مبارک آئے تو امام طحاویؒ کے نزدیک ہر

مرتبہ دُرود واجب ہے۔ اسی کی طرف ابن نجیمؒ صاحب بحر کا بھی میلان ہے۔ اور احوط بھی یہی ہے۔ (بحر صفحہ ۳۴۷)

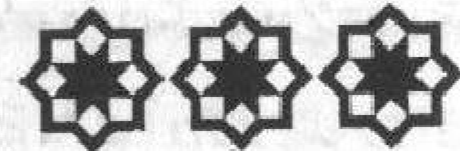
مسئلہ: دُرود کے پورے صیغے کا لکھنا لازم ہے۔ بعض لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر ''ص'' یا ''صلعم'' لکھ دیتے ہیں یہ کافی نہیں۔ اس سے دُرود کا حکم ادا نہیں ہوتا اور نہ دُرود کا ثواب ملتا ہے اور نہ واجب ساقط ہوتا ہے۔ افسوس کہ اس میں اکثر اہل علم بھی تساہل برتتے ہیں۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

غلافِ کعبہ سے

غلافِ کعبہ تری عظمتوں کا کیا کہنا   عروسِ حُسنِ ازل کا لباس نور ہے تو
گناہگار ترا کیوں نہ چوم لیں دامن   امینِ رازِ وفا، جلوہ زارِ طور ہے تو
کمالِ فرض کا پیکر ہے تیری ہستی بھی   کسی کی ذات میں خود کو مٹا دیا تو نے
ہر آن سینہ سپر ہے حرم کی خدمت میں   دلوں میں نقشِ محبت جما دیا تو نے
یہ تیرا جذبہ خدمت ہے رشک کے قابل   غبار دامن کعبہ تک آ نہیں سکتا
حوادثات کے طوفان ہزار ٹکرائیں   تو اپنے فرض کو لیکن بھلا نہیں سکتا

(مولانا محمد زکی کیفی)



دُرود پاک کے ممنوع مقامات

یہ وہ مقامات اور احوال ہیں جن میں دُرود پاک کا پڑھنا منع ہے ان مقامات پر دُرود پاک کا پڑھنا کراہیت اور بے ادبی کا باعث ہے۔

1۔ تاجر کا سامان تجارت کھول کر دکھانے کے وقت۔ (شامی صفحہ ۵۹۸، بحر الرائق صفحہ ۳۴۷)

2۔ کسی بڑے آدمی کے آنے کی اطلاع کی غرض سے دُرود کا پڑھنا۔ (ردمختار صفحہ ۵۱۸)

3۔ مباشرت کے وقت۔

4۔ پاخانہ، پیشاب کے وقت۔

5۔ حیرت اور تعجب کے وقت۔

6۔ ذبح کے وقت (احنافؒ کے یہاں ورنہ شوافعؒ کے یہاں بہتر ہے)۔

7۔ خطیب کے خطبہ دینے کے وقت اگر نام آئے (ایسے وقت آہستہ دل سے پڑھے)

(۸) ٹھوکر کھانے کے وقت۔

(۹) فرض نماز کے اندر۔

(۱۰) قعدہ اخیرہ کے علاوہ میں۔ (شامی جلد ا صفحہ ۵۱۸)

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا   عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

درود پاک سے متعلق چند آداب

1۔ درود شریف پڑھنے والے کو مناسب ہے کہ بدن اور کپڑا پاک صاف رکھے۔

2۔ بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے اور باوضو نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ہے۔ (زاد السعید صفحہ ۲۱)

(۳) درود شریف پڑھتے وقت اعضاء کو حرکت دینا اور آواز بلند کرنا جہل ہے۔

چنانچہ فقہ کی فتاویٰ کی مشہور کتاب درمختار میں علامہ حصکفی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے رد اور اسکی مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے۔ وَاِزْعَاجُ الْاَعْضَاءِ بِرَفْعِ الصَّوْتِ جَھْلٌ۔ (جلد ا صفحہ ۵۱۹)

اس سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ جو رسم ہے کہ نمازوں کے بعد حلقہ باندھ کر بہت چلا چلا کر درود شریف پڑھتے ہیں قابل ترک ہے۔ (فضائل درود صفحہ ۸۷)

(۴) آپ کے نام نامی اسم گرامی سے قبل سیدنا کا لفظ بڑھا دینا افضل اور باعث ادب ہے چنانچہ علامہ حصکفیؒ نے الدر المختار میں اسے مستحب قرار دیا ہے اور اس کا اضافہ ترک کے مقابلہ میں افضل قرار دیا ہے علامہ رملی شافعیؒ نے شرح منہاج النووی میں اسے مستحب قرار دیا ہے ظہیریہ نے اور علماء کرام کے ایک جم غفیر نے اسے ذکر کیا ہے۔ (شامی صفحہ ۵۱۳)

اور حدیث پاک سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَ اَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ عَنْہُ الْقَبْرُ وَ اَوَّلُ شَافِعٍ وَ اَوَّلُ مُشَفَّعٍ۔

ترجمہ: میں اولاد آدم کا سردار ہوں قیامت کے دن سب سے پہلے میں قبر سے نکلوں گا اور میں ہی سب سے پہلا شافع ہوں گا اور میں ہی پہلا ہوں گا جس کی

شفاعت قبول کی جائے گی۔ (ابوداؤد، جامع الصغیر صفحہ ۱۶۱)

اسی طرح حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا فَخْرَ " میں قیامت کے دن تمام انسانوں کا سردار ہوں اور کوئی فخر نہیں۔ (مختصراً، ترمذی، جامع الصغیر صفحہ ۱۶۱)

یعنی اس طرح درود پڑھنا افضل ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ اسی طرح آپ کے نام نامی سے قبل لفظ "مولانا" کا بڑھا دینا بھی اولی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولیٰ ہونا حدیث پاک سے ثابت ہے۔ حضرت براء حضرت بریدہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ میں جس کا مولیٰ ہوں علی بھی اس کے مولیٰ آقا ہیں۔ (جامع صغیر صفحہ ۵۴۲)

علامہ قسطلانیؒ نے مواہب میں آپ کے اسماء مبارکہ میں مولیٰ " شمار کرایا ہے۔

یعنی اس طرح پڑھنا اولی اور افضل و باعث ادب ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔

مکمل درود نہ لکھنے کی وجہ سے آپ کی ناراضگی

حضرت ابراہیم نسفیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ناراض معلوم نظر آئے میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور بوسہ لے کر پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا ہم لوگ اصحاب سنت اور اہل سنت والجماعۃ میں نہیں ہیں۔ اور میں پردیسی ہوں (شاید یہ اپنے وطن میں نہ ہوں گے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا دیا۔ اور فرمایا جب تم درود لکھتے ہو تو سلام کیوں نہیں لکھتے۔ چنانچہ اس کے بعد سے میں پورا درود وسلام کے ساتھ لکھنے لگا۔ (القول البدیع)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ صرف درود مثلاً صلی اللہ علیہ یا اَللّٰھُمَّ صل علیہ یا مصلیا پڑھنا یا لکھنا اور سلام کو چھوڑ دینا آپ کی ناراضگی کے باعث ممنوع ہے۔

درود پاک کے نہ لکھنے کی سزا

ابوزکریاؒ نے بیان کیا کہ بصرہ کا ایک شخص جو مجھ سے متعارف تھا اس نے کہا کہ میرا ایک ساتھی تھا جو حدیث پاک تو لکھا کرتا مگر بخل کی وجہ سے کہ کاغذ زیادہ لگے گا درود پاک نہ لکھا کرتا تھا۔ میں نے اسے دیکھا تو اسے دائیں ہاتھ میں آکلے کی بیماری ہوگئی۔ (ابن بشکوال، القول صفحہ ۲۴۴)

فائدہ: بخل درود کی سزا کیسی بری ملی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رُخ پھیرلیا

ابوطاہرؒ بیان کرتے ہیں کہ میں شروع عمر میں جب حدیث پاک لکھا کرتا تھا تو درود پاک نہیں لکھا کرتا تھا۔ میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو متوجہ ہوا اور سلام کیا تو آپ نے رخ پھیرلیا میں دوسرے رخ سے متوجہ ہوا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخ پھیرلیا پھر میں تیسری مرتبہ متوجہ ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ کیوں رخ پھیر لیتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام تمہاری کتاب میں (حدیث لکھنے کے وقت) آتا ہے تو تم درود کیوں نہیں لکھتے چنانچہ اس کے بعد سے میں (حدیث پاک میں آپ کے نام پر) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً كَثِيْراً كَثِيْراً لکھنے لگا (یعنی خوب مبالغہ سے لکھنے لگا)۔ (القول البدیع صفحہ ۲۴۳)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اسم مبارک کسی بھی مقام پر لکھتے وقت درود پاک کا چھوڑ دینا درست نہیں۔ اسی طرح بعض لوگ اسم مبارک پر "صلعم" لکھ دیتے ہیں اس سے درود کا حکم ادا نہیں ہوتا جیسے "۷۸۶" سے بسم اللہ اور اس کا ثواب نہیں ملتا یہ جہالت ہے افسوس کہ اکثر اہل علم اس میں گرفتار ہیں۔

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ